نماز میں بدن کی پاکی کے مسائل

بغیر استنجا نماز پڑھ لی، تو نماز ہوئی یا نہیں:

سوال: ایک شخص نے پاخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد استنجا نہیں کیا، وضو کرکے نماز پڑھ لی، بعد میں یاد آیا۔ اس کی نماز ہوئی یا نہیں؟ یا وضو کے بعد یاد آیا تو اس کو وضو کرنا چاہئے یا نہیں؟

الجواب

اگر ڈھیلے سے استنجا کرلیا تھا اور نجاست مخرج سے بقدر درہم متجاوز نہ تھی؛ تو بدوں پانی سے استنجا کرنے کے اس کی نماز ہوگئی۔ (۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۱۳۹/۲)

بلا وضو وطہارت کے نماز استسقاء:

سوال: استسقاء کی نماز پڑھنے گئے تھے، وہاں زید نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ نماز پڑھو، جو لوگ بغیر طہارت اور بغیر وضو کے تھے، ان لوگوں نے انکار کیا، اس پر زید نے کہا کہ کھڑے ہوجاؤ اللہ کے بندو! اللہ دل کا حال جانتا ہے، اس کے بعد اس کے کہنے پر بغیر طہات و وضو کے نماز پڑھی۔

(۲) صلوٰۃ استسقاء کے لیے جبکہ پانی ایک فرلانگ پر موجود ہو، تو تیمّم کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۳) ایک امام نامرد ہے، اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

---

(۱) (وعفا) الشارع (عن قدر درهم) وإن كره تحريمًا، فيجب غسله، ومادونه تنزيهًا فيسن، وفوقه مبطل فيفرض. (الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار، باب الأنجاس: ۲۹۱/۱، ظفير)

ذكر في الذخيرة: إذا كانت النجاسة في موضع الاستنجاء أكثر من قدر درهم فاستجمر أي استنجى بثلٰثة أحجار وأنقاه أي موضع الاستنجاء ولم يغسله بالماء. قال الفقيه أبو الليث في فتاوٰيه: يجزيه يعني من غير كراهة وكان الغسل أفضل. قال صاحب الذخيرة: وبه أي بما قال أبو الليث: نأخذ. وفي هذا إشارة إلىٰ أن البعض يخالف في ذلك ولا أعلم فيه مخالفًا، الخ، وهذا إذا كانت تلك النجاسة ماخرج من الحدث المعتاد ولم تصبه من الخارج. (غنية المستملي: ۱۸۹، ظفير)

الجوا ب ــــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

(۱) بغیر وضو وطہارت کے نماز استسقاء بھی جائز نہیں؛ گناہ ہے۔(۱)

(۲) اگر یہ اندیشہ ہو کہ وضو کر کے آنے پر نماز نہیں ملے گی، تو تیمّم جائز ہے۔(۲)

(۳) درست ہے، لیکن مرد افضل ہے۔(۳)(فتاویٰ محمودیہ:۵/۵۱۲، ۵۱۳)

بلا وضو نماز پڑھنا:

سوال: بغیر وضو نماز پڑھنے اور اسی طرح سجدۂ تلاوت یا سجدۂ سہو اور سجدۂ شکر کرنے کا کیا حکم ہے؟

الجوا ب ــــــــــــــــــــ

جائز نہیں، بلکہ بعض کے نزدیک بغیر طہارت نماز ادا کرنا کفر ہے۔

عالمگیریہ میں ہے:

"من صلّٰی بغیر طهارة فقد كفر" انتهٰی. (۴)

اور کشف میں سجدۂ تلاوت کے بارے میں ہے:

"وهی سجدة بين تكبيرتين بشروط الصلاة من الطهارة وغيرها" انتهٰی. (۵)

---

(۱) چونکہ صلوٰۃ استسقاء بھی دوسری نمازوں کی طرح مستقل نماز ہے، تو جس طرح دوسری تمام نمازوں کے لیے طہارت شرط ہے، اسی طرح نماز استسقاء کے لیے بھی طہارت شرط ہے اور بغیر طہارت کے ادا کرنا گناہ ہے۔

(۲) عن ابن عمر رضی اللّٰه تعالٰی عنهما قال: أقبل علينا رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم من الغائط، فلقيه رجل عند بير جمل، فسلم علیه فلم يرد علیه رسول اللّٰه تعالٰی علیه وسلم حتی أقبل علی الحائط، فوضع يده علی الحائط ثم مسح وجهه ويديه، ثم رد رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم علی الرجل السلام". (سنن أبي داؤد، كتاب الطهارة، باب التيمم في الحضر: ۱/۵۳، إمدادية)

"قال العيني: استدل به الطحاوی علٰی جواز التيمم للجنازة عند خوف فواتها" (بذل المجهود، كتاب الطهارة، باب التيمم: ۱/۲۰۰، إمدادية)

"فإن عندنا ما يفوت لا إلٰی خلف، يجوز التيمم له مع وجود الماء كصلاة الجنازة". (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم: ۱/۲۶۳، رشيدية)

(۳) نامردی کوئی ایسا عیب نہیں جس کی وجہ سے امامت متاثر ہو۔

(۴) اصل عبارت اس طرح ہے: "يكفر إذا صلی إلی غير القبلة متعمدًا، فوافق ذلك القبلة قال أبو حنيفة: هو كافر، وبه أخذ الفقيه أبو الليث، وكذا إذا صلی بغير طهارة أو صلی مع الثوب النجس". (الفتاویٰ الهندية، مطلب في موجبات الكفر: ۲/۲۶۸. انیس)

(۵) قواعد الفقہ میں ہے: "سجود التلاوة هو الذی سبب وجوبه تلاوة آية من أربع عشرة آية، وهی سجدة بين تكبيرتين بشرائط الصلاة بلا قيام ورفع يد وتشهد وسلام". (قواعد الفقه، حرف الراء: ۱/۳۲۰. انیس)

تارتارخانیہ میں ہے:

قال الأكثرون: إنها ليست بقربة عنده بل هي مكروهة لايثاب عليها وتركها أولى،وقالا: هي قربة يثاب عليها،وثمرة الاختلاف تظهر في انتقاض الطهارة إذا نام في سجود الشكر. (١)

(مجموعۂ فتاویٰ مولانا عبدالحئی اردو:۲۰۲)

وضو نہ ہونے کے باوجود نماز پڑھتا رہا، تو کیا کفارہ ہوگا:

سوال: میں نے شہر کی ایک چھوٹی سی مسجد میں امام کے پیچھے نماز پڑھی، میں اگلی صف میں تھا، قیام کی حالت میں جب امام صاحب "وَلاَ الضَّالِّيْنَ" تک پہنچے تو مجھے یاد آیا کہ میرا وضو نہیں ہے اور مجھے اس بات کا بھی علم ہے کہ بغیر وضو کے سجدہ کرنا سخت گناہ ہے اور مسجد چھوٹی سی ہے، اس کی صفیں بازار کی سڑک تک پہنچ جاتی ہیں اور میرے لیے وہاں سے نکلنا بہت دشوار تھا، کیوں کہ میں اگلی صف میں تھا، میں نے بغیر وضو کے امام کے پیچھے نماز پڑھ لی ہے اور سلام پھیرنے کے بعد دوبارہ وضو کر کے نماز ادا کی۔

مسئلہ دریافت طلب یہ ہے کہ بغیر وضو کے نماز پڑھنا کتنا گناہ ہے؟ اور آئندہ کے لیے کیا کرنا چاہیے؟ میں اس گناہ کا کیا کفارہ ادا کروں؟

الجواب

وضو، نماز کے لیے شرط ہے، بغیر وضو کے نماز پڑھنا سخت گناہ ہے۔ آپ نے نماز دہرا لی، اس لیے آپ کی نماز تو ہوگئی، اگر مسجد سے نکلنے کا موقع نہ ہو تو سلام پھیر کر اسی جگہ بیٹھ جانا چاہیے اور آپ نے جو بغیر وضو کے نماز پڑھی؛ اس کا کفارہ توبہ و استغفار ہے۔ (۲) (آپ کے مسائل اور ان کا حل:۳۳۳/۳)

---

(١) الفتاویٰ التاتارخانية،آخر سجدة الشكر: ٧٩٢/١،مجلس دائرةالمعارف العثمانية حيدرآباد.انيس

(٢) عن همام بن منبه أنه سمع أباهريرة يقول:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:"لا تقبل صلوٰة من أحدث حتّٰى يتوضأ، قال رجل من حضرموت:ما الحدث يا أباهريرة؟ قال: فساء أو ضراط.(الصحيح للبخارى،باب لاتقبل صلاة بغيرطهور (ح: ١٣٥)/الصحيح لمسلم،باب وجوب الطهارة للصلاة (ح: ٢٢٥)/مسند الإمام أحمد،مسند أبى هريرة (ح:٨٠٧٨)/المنتقى لابن الجارود،لاتقبل صلاة بغيرطهور (ح:٦٦)

عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:من قلس أو قاء أو رعف فلينصرف وليتوضأ وليتم على صلاته.(سنن الدارقطنى،باب فى الوضوء من الخارج من البدن كالرعاف (ح:٥٦٨)وعن ابن جريج عن أبيه (ح:٥٦٧)

عن ابن عمر أنه كان إذا رعف رجع فتوضأ ولم يتكلم ثم رجع فبنى على ماصلى.(موطأ الإمام مالک برواية محمدبن الحسن الشيبانى،الوضوء من الرعاف (ح:٣٦)

==

وضو میں کوئی عضو خشک رہ گیا اور نماز پڑھ لی، تو کیا حکم ہے:

سوال: زید نے وضو کیا جتنے مقام کا دھونا وضو میں فرض ہے، تو فرض کے مقام پر ایک انگل خشک رہ گیا اور خشک کا رہنا زید کو معلوم نہیں ہے، ویسے ہی نماز پڑھ لی، تو زید کی نماز ہوگئی یا نہیں؟

(۲) بکر نے دیکھ لیا کہ زید کا فلاں مقام پر فرض کی جگہ پر ایک انگل خشک ہے، تو بکر نے زید کو دو سبب سے نہیں بتلایا، ایک سبب یہ ہے کہ زید کو کوئی بھول چوک بتلاتا ہے تو زید کو برا معلوم ہوتا ہے، دوسرا سبب یہ ہے کہ بکر سے زید کی نااتفاقی ہے، ایسی صورت میں بکر گنہگار رہوگا یا نہیں ہوگا، شرعاً حکم کیا ہے؟

الجواب

جب عضو مفروض خشک رہ گیا تو جس وقت زید کو معلوم ہوا؛ اسی وقت نماز کا اعادہ واجب ہے، اگر اعادہ نہ کیا گنہگار ہوگا، (۱) اور اگر کبھی معلوم نہ ہوا تو اگر اس نے وضو، احتیاط کے ساتھ اعضا کو خوب مل مل کر کی تھی اور اپنی طرف سے کچھ کوتاہی نہیں کی؛ تو امید ہے کہ اس نماز کے فساد سے اس کو عذاب نہ ہوگا اور اگر بے احتیاطی ولا پرائی سے جلدی جلدی وضو کیا تھا، تو اس نماز کے فساد کا اس کو گناہ ہوگا۔

(۲) بکر نے اگر اس واسطے نہیں بتلایا کہ زید کو اس کی غلطی پر مطلع کرنے سے غصہ آتا اور وہ برا مانتا ہے تب تو صرف زید کو گناہ ہوا؛ بکر کو نہیں ہوا، اور اگر زید اس سے برا نہیں مانتا، لیکن بکر نے محض نااتفاقی کی وجہ سے نہیں بتلایا تو بکر کو بھی گناہ ہوگا۔ (۲) (امداد الاحکام: ۲/ ۷۹-۸۰)

== عن يزيدبن عبدالله بن قسيط: رأيت سعيدبن المسيب رعف وهو في صلاته فأتى دار أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم فتوضأ ولم يتكلم وبنى على صلاته. (مصنف ابن أبي شيبة، في الذي يقيء أو يرعف في الصلاة (ح: ٥٩١٤)/ كذا في موطأ الإمام مالك برواية محمد بن الحسن الشيباني، الوضوء من الرعاف (ح: ٣٧) انيس)

(١) عن خالد عن بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أن النبي صلى الله عليه وسلم رأى رجلاً يصلي وفي ظهر قدمه لمعة قدر الدرهم لم يصبها الماء فأمره النبي صلى الله عليه وسلم أن يعيد الوضوء والصلاة. (سنن أبي داؤد، باب تفريق الوضوء (ح: ١٧٥)

عن جابر بن عبدالله قال: رأى النبي صلى الله عليه وسلم في قدم رجل لمعة لم يغسلها فقال: ويل للأعقاب من النار. (شرح معاني الآثار، باب فرض الرجلين في وضوء الصلاة (ح: ١٨٦) انيس)

(٢) عن حذيفة بن اليمان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: والذي نفسي بيده لتأمرن بالمعروف ولتنهون عن المنكر أو ليوشكن الله أن يبعث عليكم عقاباً منه ثم تدعونه فلا يستجيب لكم. (سنن الترمذي، باب ماجاء في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر (ح: ٢١٦٩)/ شعب الإيمان، الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر (ح: ٧١٥٢) انيس)

عن سعيد بن أبي بردة عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: على كل مسلم صدقة، ==

کنویں کے ناپاک پانی سے وضو کرکے نماز پڑھی ہو، تو اعادہ واجب ہے یا نہیں:

سوال: ہمارے محلّہ میں مسجد میں کنواں ہے، طہارت خانے اور بیت الخلا کنویں سے چار پانچ گز دور ہیں، بارش میں بیت الخلا بھر جاتا ہے، کنواں سفلی سطح پر ہے؛ اس لئے بارش میں کنویں کے اطراف میں غلیظ پانی بھر جاتا ہے، حال میں تین روز قبل بہت زور کی بارش ہوئی تو یہی صورت حال پیش آئی، اور کنویں کے پانی کے تینوں اوصاف بدل گئے، چار نمازیں اس کنویں کے پانی سے وضو کرکے پڑھی گئی ہیں، اگر کنویں کا پانی ناپاک سمجھا جائے، تو پاک کرنے کے لئے کیا صورت اختیار کریں، کچھ دن کنواں ایسے ہی بند رہنے دیں یا خالی کرنا ہوگا، اور جو نمازیں پڑھی ہیں، ان کا اعادہ ضروری ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔ (حیدرآباد)

الجواب

جب کہ یہ واقعہ ہے کہ ناپاک پانی کنویں کے پانی سے مس ہوا، یا نجاست کے اثرات پانی میں سرایت کر گئے اور کنویں کے پانی کے تینوں اوصاف بدل گئے، تو یقیناً کنواں ناپاک ہو گیا، (١) ایسے پانی سے وضو کرکے جو نمازیں ادا کی ہیں، وہ نمازیں قابل اعادہ ہیں اور بلا تاخیر کنویں کا سب پانی نکال دیا جائے، پانی کچھ دن رہنے دینے سے کنواں پاک نہ ہوگا، نکال دینا ہی ضروری ہے۔ (٢) فقط واللہ اعلم بالصواب (فتاویٰ رحیمیہ: ١٤٦/٧-١٤٧)

== قیل: أرأیت إن لم یجد؟قال:یعمل بیدیه وینفع نفسه ویتصدق، قال قیل:أرأیت إن لم یستطع؟ قال:یعین ذا الحاجة الملهوف،قال قیل له:أرأیت إن لم یستطع؟قال:یأمر بالمعروف أو الخیر،قال:أرأیت إن لم یفعل؟ قال:یمسک عن الشرفإنها صدقة.(الصحیح لمسلم،باب بیان أن اسم الصدقة یقع علی کل،الخ (ح:١٠٠٨)انیس)

(١) (فرع:البعد بین البئر والبالوعة بقدرمالایظهر للنجس أثر) اختلف فی مقدار البعد المانع من وصول نجاسة البالوعة إلی البئر،ففی روایة:خمسة أذرع،وفی روایة:سبعة،وقال الحلوانی: المعتبر الطعم أواللون أوالریح فإن لم یتغیر جازوإلالاولو کان عشرة أذرع.وفی الخلاصة والخانیة:والتعویل علیه وصححه فی المحیط، بحر.(ردالمحتار :٢٠٤/١،باب الأنجاس،فصل فی البئر،مطلب فی السؤر)

(٢) اگر کوئی گندی یا نجس چیز کنویں میں گر جائے، جیسے انسان کا پیشاب، پاخانہ، شراب، خون وغیرہ نجاست غلیظہ یا خفیفہ، تو ایسی صورت میں کنویں کا تمام پانی ناپاک ہوجائے گا، اسے وضو غسل یا طہارت وکھانے پینے کے لیے استعمال میں لانا جائز نہیں ہوگا۔(ردالمحتار مع الدر المختار: ٢١٢/١) اور وہ کنواں اس وقت تک پاک نہیں کہلائے گا؛ جب تک کہ تمام پانی نہ نکال دیا جائے، تمام پانی سے مراد کنویں کا اتنا پانی نکالنا مراد ہے کہ اب ڈول نصف سے زائد بھر کر نہ آئے، اس وقت یہ پاک کہا جائے گا۔ شامی وغیرہ کی تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کل پانی نکل سکے تو کل نکالا جاوے اور اگر کل نہ نکل سکے، تو اب تقدیر کی ضرورت ہوگی اور تقدیر میں اختلاف ہے، بعض علما نے قول عدلین کا اعتبار کیا ہے اور بعض نے بوجہ تیسیر کے، تین سو ڈول پر فتویٰ دیا ہے۔

وقیل: یفتٰی بمأتین إلٰی ثلٰث مأة وهذا أیسر.(قوله:وقیل،الخ):جزم به فی الکنزوالملتقٰی وهومروی عن محمد وعلیه الفتویٰ،خلاصة وتاتارخانیة عن النصاب،وهوالمختار،معراج عن العتابیة،وجعله فی العنایة ==

نماز بحالت جنابت:

سوال: زید نے ناپاکی کی حالت میں بھول کر صبح کی نماز پڑھ لی، بعد میں اس کو خیال آیا کہ میرے اوپر غسل واجب تھا اب نماز کا اعادہ کرنا لازم ہے یا نہیں؟ اور بے غسل پڑھنے سے زید پر شریعت کی طرف سے کچھ گرفت ہوگی؟

(احمد عباس، پاکستان)

الجواب ـــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

اعادہ لازم ہے،(۱) اس بھول پر گرفت نہیں۔(۲) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۵۱۱)

اگر ناپاک آدمی نے نماز پڑھ لی تو۔۔۔:

سوال: اگر خواب میں شب کو کپڑے ناپاک ہو جائیں اور کسی شخص کو صبح اس کی خبر نہ ہو اور وہ نماز بھی پڑھ لے اور ساتھ ہی قرآن شریف بھی پڑھ لے، تو بتائیں کہ کیا اس کی نماز اور تلاوت کا کوئی کفارہ ادا کرنا پڑے گا؟

الجواب ـــــــــــــــ

اس کی نماز اور تلاوت کالعدم ہے،(۳) دوبارہ پڑھے، یہی کفارہ ہے کہ اس غلطی پر استغفار کرے۔(۴)

(آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳/۳۳۳)

== روایة عن الإمام، وهو المختار والأیسر کما فی الاختیار، وأفاد فی النهر: أن المأتین واجبتان والمائة الثالثة مندوبة. (ردالمحتار مع الدر المختار، فصل فی البئر، باب الأنجاس: ۱/۲۱۵، انیس)

(۱) "فمنها الطهارة عن الحدث والجنابة ، فلقوله تعالیٰ ﴿یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ، فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَکُمْ﴾ إلیٰ قوله: ﴿وَلِیُطَهِّرَکُمْ﴾[سورة المائدة]وقول النبی صلی اللّٰه علیه وسلم: "مفتاح الصلوٰة الطهور". وقوله تعالیٰ: ﴿وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا﴾(سورة النساء)وقوله علیه الصلاة والسلام: "تحت کل شعرة جنابة، ألا فبلّوا الشعر وأنقوا البشرة". (بدائع الصنائع، کتاب الصلاة، فصل فی بیان شرائط الأرکان: ۱/٥٣٦، دار الکتب العلمیة، بیروت)

(۲) "رفع عن أمتی الخطأ والنسیان، وما استکرهوا علیه". الطبرانی عن ثوبان" (فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، رقم الحدیث: ٤٤٦١ ـ ج:۷/ص: ٣٤٠٣، مکتبة نزار مصطفی الباز، ریاض)

(۳) تطهیر النجاسة من بدن المصلّی وثوبه والمکان الذی یصلّی علیه واجب، الخ. (الفتاویٰ الهندیة: ۱/٥٨)

"یجب علی المصلی أن یقدم الطهارة من الأحداث والأنجاس علیٰ ما قدمناه. قال اللّٰه تعالیٰ: "وَثِیَابَکَ فَطَهِّرْ". وقال اللّٰه تعالیٰ: "وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا". (الهدایة: ۱/٩٢، باب شروط الصلاة التی تتقدمها)

(۴) علی رضی اللّٰه عنه یقول: کنت رجلاً إذا سمعت من رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم حدیثا نفعنی اللّٰه منه بما شاء أن ینفعنی وإذا حدثنی أحد من أصحابه استحلفته فإذا حلف لی صدقته، قال: وحدثنی أبوبکر وصدق أبوبکر رضی اللّٰه عنه أنه قال: سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول: ما من عبد یذنب ذنباً فیحسن الطهور، ==

تنگیٔ وقت کی وجہ سے بلاغسل نماز پڑھنا:

سوال: اگر کسی کو احتلام ہو جائے اگر وہ غسل کرتا ہے تو نماز قضا ہو جاتی ہے، کیا وہ استنجا پاک کر کے نماز ادا کر لے اور بعد میں غسل کر لے تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

(۲) اگر رات کو ہمبستری سے فارغ ہو کر اپنے جسم کی نجاست شدہ حصہ کو پانی سے دھولے اور صبح کو استنجا کر کے نماز قضا ہو جانے کی وجہ سے نماز ادا کر لے اور پھر غسل کر لے تو کیا نماز ہو جائے گی؟

(۳) احتلام کی صورت میں صبح کو غسل کا خیال نہ رہا، نماز صبح ادا کر لی، پھر خیال آیا کہ غسل کرنا تھا، پھر غسل کیا تو نماز دوبارہ پڑھی جائے گی یا نہیں؟ (احمد علی، مظفر نگر)

الجواب ــــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

(۱) غسل ضروری ہے، وقت تنگ ہونے کی وجہ سے اس کو ترک کر کے استنجا پر کفایت کرنا جائز نہیں، اس سے نماز نہیں ہوگی۔(۱)

(۲) اس کا جواب نمبر:۱، میں آ گیا۔

(۳) اس کی نماز نہیں ہوئی، اس کا اعادہ ضروری ہے۔(۲)

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند۔ ۳۰/۵/۱۳۹۷ھ۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دار العلوم دیوبند۔ ۳/۵/۱۳۹۷ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۵۱۱-۵۱۲)

== ثم يقوم فيصلي ركعتين ثم يستغفر الله إلا غفر الله له،ثم قرأ هذه الآية﴿وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أو ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ﴾(آل عمران: ١٣٥)إلى آخر الآية.(سنن أبي داؤد،باب في الاستغفار (ح: ١٥٢١)انيس)

(۱) "(لا)يتيمم(لفوت جمعة ووقت)ولو وترًا لفواتها إلٰى بدل".(الدر المختار علٰى صدر رد المحتار، كتاب الطهارة،باب التيمم: ١/ ٢٤٦،سعيد)

والمعاني الموجبة للغسل إنزال المني علٰى وجه الدفق والشهوة من الرجل والمرأة حالة النوم واليقظة ... والتقاء الختانين من غير إنزال ... والحيض وكذا النفاس.(الهداية، فصل في الغسل: ٣٧/١)

قرآن مجید میں ہے: "وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُباً فَاطَّهَّرُوْا".(سورة المائدة:٦)

عن علي رضي الله عنه قال: قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: ... لا تفعل إذا رأيت المذي فاغسل ذكرك وتوضأ وضوئك للصلوة فإذا فضخت الماء فاغتسل.(سنن أبي داؤد،باب في المذي (ح: ٢٠٦)

دوسری روایت میں الفاظ اس طرح ہے: إذا حذفت فاغتسل من الجنابة وإذا لم تكن حاذفاً فلا تغتسل.(مسند الإمام أحمد،مسند علي بن أبي طالب (ح:٨٤٩)انيس)

(۲) "(وإذا ظهر حدث إمامه)...(بطلت فيلزم إعادتها)...(كما يلزم الإمام إخبار القوم إذا أمهم وهو محدث أو جنب)أو فاقد شرط أو ركن".(الدر المختار ،باب الإمامة،مطلب المواضع التي تفسد صلاة الإمام دون المؤتم: ١/ ٥٩١،سعيد)

ناپاکی میں نماز پڑھانا سخت جرم ہے:

سوال: حضرت والا! بندہ سے یہ قصور ہوگیا ہے کہ میں نے بدنامی کے خوف سے ناپاکی کی حالت ہی میں کچھ نمازیں پڑھادیں، مجھے کیا کرنا چاہئے؟

الجواب

میرے محترم! آپ نے ناپاکی کی حالت میں جو نمازیں پڑھائیں، اس میں آپ نہایت سخت جرم کے مرتکب ہوئے ہیں، (۱) انتہائی جرأت ہے، آپ کو ہرگز ہرگز ایسا جان بوجھ کر نہیں کرنا چاہیے تھا، اللہ تعالیٰ کے سامنے تنہائی میں روئیے اور پشیمانی ظاہر کر کے معافی طلب کیجئے اور آئندہ کبھی بھی ایسا نہ کیجئے، چاہے کتنی بھی بے شرمی محسوس ہوتی ہو، اثنائے نماز میں اگر ناپاکی کا علم ہوجائے یا وضوٹوٹ جائے تو فوراً نماز توڑ دیجئے اور مقتدیوں سے کہہ دیجئے کہ میری نماز ٹوٹ گئی تم نماز پڑھ لو۔ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کے سامنے ہیچ ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت پر بھروسہ رکھ کر مایوس نہ ہوئیے، مگر اس قہار وجبار عالم الغیب والشہادت کی پکڑ اور اس کے غیظ وغضب سے کبھی مطمئن نہ ہوئیے۔

﴿فَلاَ يَأمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلاَّ الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ﴾. (۲)

(خدا کی خفیہ تدبیروں اور گرفتوں سے سوائے خاسر لوگوں کے کوئی مطمئن نہیں ہوتا۔)

(مکتوبات: ۱۹/۴-۲۰) (فتاویٰ شیخ الاسلام: ۲۳) ☆

(۱) قصداً بے وضو نماز پڑھنا اگر چہ ظاہر الروایۃ میں موجب کفر نہیں ہے، لیکن حنفیہ کی ایک نادر الروایۃ یہ ہے کہ ایسا شخص کافر ہوجاتا ہے، اس سے اس عمل کی شناعت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

وإن الإكفار رواية النوادر وفي ظاهر الرواية لا يكون كفرًا. (ردالمحتار: ۸۱/۱، كتاب الطهارة)

یہ اللہ تعالیٰ پر (جو کہ پوشیدہ اور ظاہر سب پر مطلع ہے اور ہر وقت ہر چیز کو دیکھتا اور سنتا ہے۔

(۲) سورة الأعراف: ۹۹. انيس

عبد الرحمن بن أبي الموالي قال: سمعت محمد بن كعب القرظي يقول: الكبائر ثلاث: أن تأمن مكر الله، وأن تقنط من رحمة الله، وأن تيأس من روح الله، قال: ويتلو القرظي هذه الآيات ﴿أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللّٰهِ فَلاَ يَأمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلاَّ الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ﴾ (الأعراف: ۹۹) ﴿وَمَنْ يَقْنُطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ اِلَّا الضَّالُّونَ﴾ (الحجر: ٥٦) وقال يعقوب عليه السلام لبنيه: ﴿لاَ تَيْأَسُوا مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ اِنَّهُ لاَيَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ﴾ (يوسف: ۸۷). (حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، محمد بن كعب القرظي: ۲۱٦/۳. انيس)

اَفَاَمِنُوا مَكْرَ اللّٰهِ وهو أخذه العبد من حيث لا يحتسب فَلاَ يَأمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلاَّ الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ أى لا يأمن أحد أخذه تعالى العبد من حيث لا يشعر، مع كثرة ما رأى من أخذه العباد من حيث لا يحتسبون إلا القوم الذى خسروا عقولهم وأضاعوا فطرة الله التى فطر الناس عليها، والاستعداد القريب المستفاد من النظر فى الآيات ==

ناپاکی میں نماز پڑھانے کا وبال امام پر ہے:

سوال: ناواقفیت کی وجہ سے امام نے ناپاکی کی حالت میں نمازیں پڑھادیں، یہ بھی صحیح معلوم نہیں کہ کن کن لوگوں نے اس کی اقتدا کی ہے، تو اب وہ کیا کرے؟

الجواب

جونمازیں ناواقفیت کی وجہ سے ناپاکی کی حالت میں پڑھائی گئی ہیں، وہ سب بھی واجب الاعادہ ہیں، (۱) مقتدیوں کی نمازوں کا بار بھی امام ہی پر ہے اور اگر وہ معلوم نہیں ہیں تو امام کو اللہ تعالیٰ کے سامنے صدق دل سے دعا کرنی چاہیے۔ ان مقتدیوں کا ذمہ بری ہے، امام کو اپنے اور ان سب مقتدیوں کے لئے دعا کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑانا اور رونا چاہیے بجز توبہ واستغفار اور کوئی صورت نہیں۔

(مکتوبات: ۱۶/۴) (فتاویٰ شیخ الاسلام: ۲۳)

== فصاروا خاسرين إنسانيتهم بل أخس من البهائم. (تفسير القاسمي- محاسن التأويل، تفسير سورة الأعراف، تنبيه: ۱۵۹/۵. انيس)

☆ ناپاکی کی حالت میں نماز پڑھنا:

سوال: ایک ناواقف آدمی نے حالت جنابت میں نمازیں پڑھ لیں، تو کیا اس کی ناواقفیت کو عذر قرار دے کر اس کی نمازیں صحیح کہی جائیں گی؟

الجواب

جونمازیں ناواقفیت کی وجہ سے حالت جنابت (ناپاکی) میں پڑھی گئی ہیں، وہ سب واجب الاعادہ ہیں۔ (قال النبي صلى الله عليه و سلم: "لاتقبل صلوٰة بغير طهور" الخ. (سنن الترمذي مع العرف الشذي: ۳/۱)

ناواقفیت مسلمان کے لئے اس ملک اور اس زمانہ میں عذر نہیں ہے۔

(مکتوبات: ۱۶/۴) (فتاویٰ شیخ الاسلام: ۲۳)

(۱) ... وإن لم يكن كذلك واحتمل أنه قال على وجه التورع والاحتياط أعادوا صلوٰتهم. (الفتاوىٰ الهندية: ۸۷/۱، الفصل الرابع في بيان ما يمنع صحة الإقتداء)

عن إبراهيم قال: إذا فسدت صلاة الإمام فسدت صلاة من خلفه. (كتاب الآثار لأبي يوسف، باب افتتاح الصلاة (ح: ۱۴۴) / كتاب الآثار لمحمد بن الحسن، باب ما يقطع الصلاة (ح: ۱۳۳)

قال محمد: وبه نأخذ إذا صلى الرجل بأصحابه جنباً أو على غير وضوء أو فسدت صلاته بوجه من الوجوه فسدت صلاة من خلفه. (كتاب الآثار لمحمد بن الحسن، باب ما يقطع الصلاة (ح: ۱۳۳) انيس)

عن علي بن أبي طالب قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوماً، فانصرف ثم جاء ورأسه يقطر ماء فصلى بناء، ثم قال: إني صليت بكم آنفاً وأنا جنب، فمن أصابه مثل الذي أصابني أو وجد رزاً في بطنه فليصنع مثل ماصنعت. (مسند الإمام أحمد، مسند علي بن أبي طالب (ح: ۷۷۷) / انيس)

غیر مفتیٰ بہ قول پر بغیر غسل نماز کا حکم:

سوال: عرصہ سے ایک مسئلہ درپیش ہے اور کسی طرح حل نہیں ہوسکا، میں امید کرتا ہوں کہ جناب ضرور بالضرور حل کرلیں گے۔ میں تھوڑی سی عبارت فتاویٰ عالمگیری جلد اول صفحہ:١٨ر کی نقل کرتا ہوں؛ جس سے صورت مسئولہ بخوبی روشن ہوجائے گی۔ عبارت فتاویٰ عالمگیری مندرجہ ذیل ہے:

ایک شخص کو احتلام ہوا یا کسی عورت کی طرف دیکھا اور منی اپنی جگہ سے بشہوت جدا ہوئی، پھر اپنے ذکر کو دبالیا؛ یہاں تک کہ شہوت اس کی ساکن ہوگئی، پھر منی بہی تو اس پر امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک غسل واجب ہوگا اور امام ابویوسف رحمہ اللہ کے نزدیک واجب نہ ہوگا، یہ خلاصہ میں ہے۔(١)

اب صورت حال یہ ہے کہ ایک شخص کو احتلام ہوا اور منی اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی؛ پس اس نے اپنے ذکر کو دبالیا؛ یہاں تک کہ شہوت ساکن ہوگئی اور پھر منی بہی۔ شخص مذکور کو چونکہ پہلے سے یہ علم تھا کہ ایسی صورت میں غسل واجب نہیں ہوتا؛ اس لئے اس نے غسل نہیں کیا اور بغیر غسل کے نماز پڑھتا رہا اور چند مرتبہ ایسا واقعہ پیش آیا اور کبھی غسل نہیں کیا اور یہ اس نے محض اپنی غلط فہمی کی وجہ سے ایسا کیا اور جب اس کو معلوم ہوا کہ اس نے سخت غلطی کی تو وہ بہت نادم ہے۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ آیا شخص مذکور نے جس قدر نمازیں اس صورت میں پڑھی ہیں؛ وہ ادا ہوگئیں یا نہیں؟ اور اگر نہیں ہوئیں تو اب ان کی ادائیگی کی کیا صورت ہوسکتی ہے اور شخص موصوف اس فعل کے کرنے سے گنہگار ہوا یا نہیں اور اگر گنہگار رہوا تو کس درجہ کا؟

الجواب

چونکہ اس مسئلہ میں امام ابویوسف رحمہ اللہ کا اختلاف ہے اور بہت سے مشائخ حنفیہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسی قول کو مفتی بہ لکھا ہے (اگرچہ محققین کی رائے یہ نہیں)؛ تاہم جو فعل شخص مذکور نے قول مختار سے ناواقف ہونے کی وجہ سے کیا اور اس پر وہ اب نادم بھی ہے اور نفس مسئلہ میں کچھ گنجائش بھی ہے۔ اس لئے حق تعالیٰ شانہ کی رحمت سے امید مسامحت کی ہے۔(٢)

---

(١) إذا احتلم أو نظر إلى امرأة فزال المنی عن مكانه بشهوة فأمسك ذكره حتى سكنت شهوته ثم سال المنی عليه الغسل عندهما وعند أبي يوسف لايجب،هكذا فی الخلاصة.(الفتاویٰ الهندية،الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل:١/١٤.انیس)

(٢) ﴿لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ﴾(سورة الزمر:٥٣)﴿وَمَنْ يَقْنُطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ اِلَّا الضَّالُّونَ﴾(سورةالحجر:٥٦)انیس)

باقی جونمازیں اس نے اس حالت میں پڑھی ہیں؛ ان کے متعلق اختلاف ائمہ اور اختلاف مشائخ مرجحین پر نظر کرکے، امام قاضی خاں رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول ہے:

"یؤخذ بقول أبی یوسف فی صلوات ماضیة فلا تعاد وفی مستقبلة لایصلی ما لم یغتسل"، اھ. (رد المحتار: ۱۱۹/۱)(۱)

لیکن پھر بھی احتیاط یہی ہے کہ ان نمازوں کی قضا کرے؛ کیونکہ محققین کے نزدیک قول مختار امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کا ہے۔(۲) فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۳۶/۲-۱۳۷)

کچھوے کی ہڈی کا طلاء لگا کر نماز پڑھنا کیسا ہے:

سوال: اگر استخوان باخہ یعنی کچھوا بر بدن طلاء نمودہ نماز خواند نماز می شود یا نہ؟ (۳)

الجواب

جواب صاف این است کہ استخوان باخہ را بر بدن طلاء کردہ نماز گذاردن جائز است، نماز فاسد ومکروہ نمی شود؛ زیرا کہ استخوان او پاک است، اگرچہ خوردنِ او حلال نہ باشد۔(۴) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۳۱/۲)

(۱) رد المحتار، أبحاث الغسل، مطلب فی تحریر الصاع والمد والرطل: ۱٤۹/۱، ظفیر

الجنب إذا اغتسل قبل أن یبول وصلی جازت صلاته فإن خرج منه المنی بعد ذلک کان علیه الغسل فی قول أبی حنیفة ومحمد خلافاً لأبی یوسف، ولایعید ماصلی، وعلی هذا الخلاف إذا استمتع بالکف فلما انفصل المنی أخذ بإحلیله حتی سکنت شهوته ثم خرج المنی. (فتاویٰ قاضی خان، فصل فیمایوجب الغسل: ٥٤-٥٥، اشپاٹک لیتھو گرافس کلکته. انیس)

(۲) (وفرض) الغسل (عند) خروج (منیّ) من العضو وإلا فلا یفرض اتفاقاً الخ (منفصل عن مقره) الخ (بشهوة) الخ ولأنه لیس بشرط عندهما خلافاً للثانی. (الدر المختار)

قال فی رد المحتار (تحت قول الدر قلت: الخ): ... لکن أکثر الکتب علیٰ خلافه حتی البحر والنهر، ولاسیما قد ذکروا أن قوله قیاس وقولهما استحسان وأنه الأحوط، فینبغی الإفتاء بقوله فی مواضع الضرورة فقط تأمل. (رد المحتار، أبحاث الغسل، مطلب فی تحریر الصاع والمد والرطل: ۱٤۸/۱-۱٤۹)

(۳) خلاصۂ سوال: اگر کچھوے کی ہڈی کا طلاء لگا کر نماز پڑھے تو نماز ہوگی یا نہیں؟ انیس

(۴) (شعر المیتة) ... (وعظمها) الخ وکذا کل مالاتحله الحیاة ... (طاهر). (الدر المختار علیٰ صدر رد المحتار، باب المیاه، مطلب فی أحکام الدباغة: ۱۹۰/۱، ظفیر)

خلاصۂ جواب: واضح جواب یہ ہے کہ کچھوے کی ہڈی کو بدن پر طلاء کرکے نماز پڑھنا جائز ہے، نماز فاسد یا مکروہ نہیں ہوتی ہے؛ اس لئے کہ اس کی ہڈی پاک ہے، اگرچہ اس کا کھانا حلال نہیں ہے۔ انیس

ناپاک تیل کی مالش کے بعد نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں:

سوال: زید دس ماہ سے مالش روغن بیر بہوٹی کی، تقویت باہ کیلئے کرتا ہے اور بغیر دھوئے نمازِ پنجگانہ ادا کرتا ہے۔ آیا نماز اس کی جائز ہے یا نہیں اور برتقدیر عدم جواز دس ماہ کی نماز کی قضا واجب ہے یا نہیں اور تداوی بالمحرم جائز ہے یا نہیں اور حشرات الارض بھی اس میں داخل ہیں یا نہیں؟

الجواب

تداوی بالمحرم عندالضرورت بشرائط جائز ہے۔

كـمـا فـي الشـامـي؛قـال فـي الـنهاية:وفي التهذيب:يجوز للعليل شرب البول،والدم والميتة للتداوي إذا أخبره طبيب مسلم أن فيه شفاءه ولم يجد من المباح مايقوم مقامه،الخ.(١)

اور تداوی بالمحرم میں حشرات الارض بھی داخل ہیں۔

لقوله تعالیٰ:﴿وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ﴾(٢)

اور یہی وجہ حرمت ان حشرات کی ہے اور نجس ہونا؛ نہ ہونا، دم سائل ہونے پر موقوف ہے۔ پس اگر بیر بہوٹی میں دم سائل ہے تو مرنے کے بعد وہ نجس ہے اور اس کا تیل بھی نجس ہے، اس کو دھوکر نماز پڑھنی چاہئے اور جو نمازیں بلا دھوئے پڑھی گئیں، ان کا اعادہ لازم ہے اور یہ امور کتب فقہ میں مفصلاً مذکور ہیں۔(٣) فقط

(فتاویٰ دار العلوم دیوبند:۱۳۲/۲)

(١) **رد المحتار،كتاب البيوع،باب المتفرقات،مطلب في التداوي بالمحرم:٢٩٨/٤،ظفير**

(٢) **سورة الأعراف:١٥٧.**

﴿وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ﴾ أي المستخبثات كالحشرات والخنازير،الخ.(فتح القدير للشوكاني،تفسير سورة الأعراف:٢٨٨/٢.انيس)

(٣) یعنی حشرات الارض اگر ایسے ہیں کہ ان میں دم سائل نہیں ہے تو ان کا تیل ناپاک نہیں ہوتا، اس کا استعمال جائز رہتا ہے اور اگر حشرات الارض ذی دم مسفوح ہیں تو ان کا تیل ناپاک ہے اور اس تیل کا استعمال کھانے پینے کے لیے جائز نہیں ہوگا۔ البتہ ضرورتاً مالش وغیرہ کے لیے استعمال میں لانا درست ہے۔

(ودم) مسفوح من سائر الحيوانات إلا دم شهيد ما دام عليه.(الدر المختار على صدر رد المحتار،باب الأنجاس،مبحث في بول الفأرة،الخ:٣١٩/١،دار الفكر)

(ونُجيز بيع الدهن المتنجس والانتفاع به في غير الأكل) كالاستصباح والدباغة وغيرهما،ابن المالك.(رد المحتار،كتاب البيوع،مطلب في بيع دودة القرمز:٧٣/٥،انيس)

حشرات الارض کا تیل لگا کر نماز جائز ہے یا نہیں:

سوال: مندرجہ ذیل جانوروں کا تیل نجس ہے یا نہیں، اگر نجس ہے تو مغلظہ یا خفیفہ؟ اگر کوئی شخص ان روغنوں کو بغرض علاج جسم کے کسی حصہ پر مالش کرے، تو شرعاً جائز ہے یا نہیں اور نماز کو مانع ہے یا نہیں؟ بغیر دھوئے جسم کے نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ روغن جونک جھیلی، روغن مور چہ صحرائی، روغن خراطین برساتی، روغن بیر بہوٹی۔

الجواب

ان جانوروں حشرات الارض کا تیل نجس مغلظہ ہے، استعمال اس کا درست نہیں ہے۔(۱)

البتہ بضرورت تداوی اگر طبیب حاذق مسلمان تجویز کرے اور کوئی دوا پاک وحلال اس کا قائم مقام نہ ہو سکے، تو اس کا استعمال درست ہے۔(۲) اور جبکہ وہ نجاست غلیظہ ہے، تو ایک درہم کی مقدار تک معاف ہے؛ نماز ہو جاتی ہے، اگرچہ بہتر دھونا ہے اور مقدار درہم سے زیادہ ہو تو دھونا اور پاک کرنا ضروری ہے؛ ورنہ نماز نہ ہوگی۔

درمختار میں ہے:

(وعفا) الشارع (عن قدر درهم) الخ. (۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۳۴/۲-۱۳۵)

بحالت مجبوری ناپاک دوا کا موجود رہنا:

سوال: اگر کسی شخص نے ایسا طلاء استعمال کیا جس کا ایک جزو شراب بھی ہے اور اس عضو کا دھونا سخت مضر ہے تو ایسی صورت میں نماز کے لئے کیا کرنا چاہئے؟

الجواب

اگر دھونے سے اس عضو کو نقصان پہنچنے کا خوف ہو تو ایسی صورت میں بغیر دھوئے نماز جائز ہوگی؛ کیوں کہ ضرورت میں سب جائز ہوتا ہے۔

(۱) (ولايحل ذوناب) ... (ولا الحشرات)هي صغاردواب الأرض. (الدرالمختارعلى صدررد المحتار، كتاب الذبائح: ٢٦٥/٥، ظفير)

(۲) وقيل يرخص إذا علم فيه الشفاء ولم يعلم دواء آخر كما رخص الخمرللعطشان، وعليه الفتوىٰ. (الدرالمختارعلى صدر رد المحتار، باب المياه، مطلب في التداوى بالمحرم: ١٩٤/١، ظفير)

(۳) الدرالمختارعلى صدر رد المحتار، باب الأنجاس: ٢٩١/١۔

بدن کا پاک رہنا نمازی کے لئے شرط ہے۔

وطهارة بدنه. (الدرالمختارعلى صدررد المحتار، باب شروط الصلاة: ٣٧٣/١، ظفير)

قاعدہ ہے:

الضرورات تبيح المحظورات. (١)

الأشباه والنظائر میں ہے:

وقد تراعى المصلحة بغلبتها على المفسدة،فمن ذلك الصلاة مع اختلال شرط من شروطها من الطهارة أوالستر أو الاستقبال فإن في كل ذلك مفسدة لما فيه من الإخلال بجلال الله تعالىٰ في أن لايناجي إلا علىٰ أكمل الأحوال ومتى تعذرعليه شيء من ذلك جازت الصلاة بدونه تقديمًا لمصلحة الصلاة علىٰ هذه المفسدة،انتهىٰ. (٢) (مجموعۂ فتاویٰ مولانا عبدالحیٔ اردو: ٢٢٠)

لوپ (دوا لگانے) کی حالت میں نماز:

سوال: لوپ لگوانے سے عوتوں کی نماز، قرآن شریف کی تلاوت میں تو کسی قسم کی خرابی نہیں آتی؟ اگر چہ لوپ بعض دفعہ بطور علاج بھی لگایا جاتا ہے۔

الجواب ــــــــــــــــــــ حامداً ومصلیاً

لوپ اگر پاک ہے اور علاج کے لیے لگا رکھا ہے تو ایسی حالت میں نماز، تلاوت وغیرہ کچھ بھی ممنوع نہیں، سب درست ہے۔ (٣) فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔ ١٣٨٨/٣/٢٣ھ۔

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین، دارالعلوم دیوبند۔ ١٣٨٨/٣/٢٣ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ٥/٥١٤)

---

(١) الفروق للقرافي،الحجة الرابعة الشاهد واليمين: ١/ ١٤٦/الأشباه والنظائر للسبكي،القاعدة الثانية الضرر يزال: ١/ ٤٥/الموافقات،الطرف الأول في الاجتهاد: ٥/ ٩٩/المنثور في القواعد الفقهية،حرف الضاد المعجمة: ٢/ ٣١٧/فتح القدير،باب ثبوت النسب: ٤/ ٣٤٨/التحبير شرح التحرير، لاضرر ولاضرار: ٨/ ٣٨٤٧/ الأشباه والنظائر لابن نجيم،القاعدة الثانية ماأبيح للضرورة يقدربقدرها: ٧٣. انيس

(٢) الأشباه والنظائر لابن نجيم،القاعدة الثانية:الحاجة تنزل منزلة الضرورة: ٧٨. انيس

(٣) اس لیے کہ یہ پاک ہوتا ہے اور اس میں نجاست کا کوئی اثر نہیں ہوتا، ہاں البتہ تحقیق کے ساتھ اس کا نجس ہونا معلوم ہو تو پھر نماز وغیرہ درست نہیں۔

ثم الشرط: ... ما يتوقف عليه الشيء ولايدخل فيه (هي) ستة:(طهارة بدنه)...(من حدث)... (وخبث).(تنوير الأبصار متن الدر المختار علىٰ صدر ردالمحتار، كتاب الصلاة،باب شروط الصلاة: ١/ ٤٠٢،سعيد)

اگر نماز میں، مردار کی ہڈی بدن پر ہو:

سوال: مردار کی ہڈی گلے وغیرہ میں لٹکا کر نماز درست ہے، یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

مردار کی ہڈی پاک ہوتی ہے، سوائے خنزیر کے، سواس کے ساتھ ہونے سے نماز میں کچھ نقصان نہیں آیا۔ (۳) فقط

(مجموعہ کلاں، ص: ۱۴۷) (باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ۱۷٦)

اگر مصلی پر ناپاک بچہ بیٹھ جائے تو نماز کا حکم:

سوال: ناپاک بچہ اگر کسی نمازی شخص پر بیٹھ گیا تو نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب

نماز ہوجائے گی۔

ملاحظہ ہو! البحر الرائق میں ہے:

"فلو جلس الصبی المتنجس الثوب والبدن فی حجر المصلی وهو یستمسک أو الحمام المتنجس علٰی رأسه جازت صلاته لأنه الذی یستعمله فلم یکن حامل النجاسة". (البحر الرائق، باب الأنجاس، کوئٹه: ۲۲۸/۱)

نیز دوسری جگہ مذکور ہے:

وفی الظهیریة: الصبی إذا کان ثوبه نجسًا أو هو نجس فجلس علٰی حجر المصلی وهو یستمسک أو الحمام النجس إذا وقع علٰی رأس المصلی وهو یصلی کذلک جازت الصلاة ... أن الذی علی المصلی مستعل له فلم یصر المصلی حاملاً للنجاسة. (البحر الرائق: ۲٦۷/۱، باب شروط الصلاة، کوئٹه)

(۳) عن ابن عباس قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: ﴿قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْمَا اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗ﴾ ألا کل شیء من المیتة حلال إلا ما أکل منها فأما الجلد والقرن والشعر والصوف والسن والعظم فکل هذا حلال لأنه لا یذکی. (سنن الدارقطنی، باب الدباغ (ح: ۱۲۰) / السنن الکبریٰ للبیهقی، باب المنع من الانتفاع بشعر المیتة (ح: ۸۱)

(وشعر المیتة) غیر الخنزیر علی المذهب (وعظمها ...) ... (طاهر). (الدر المختار علٰی صدر ردالمحتار، مطلب فی أحکام الدباغة: ۳٥۹/۱ـ۳٦۲) انیس)

عالمگیری میں ہے:

إذا وضع فی حجر المصلی الصبی الغیر المستمسک وعلیه نجاسة مانعة إن لم یمکث قدر ما أمکنه أداء رکن لاتفسد صلاته وإن مکث تفسد بخلاف ما لو استمسک وإن طال مکثه و کذا الحمامة المتنجسة إذا جلست علیه هکذا فی الخلاصة وفتح القدیر. (الفتاویٰ الهندیة: ٦٣/١) **واللّٰہ سبحانه تعالیٰ أعلم** (فتاویٰ دارالعلوم زکریا: ۲/۱۱۴-۱۱۵)

ننگے پاؤں چلنے والا بغیر پاؤں دھوئے نماز پڑھ سکتا ہے:

سوال: اگر وضو کر کے کوئی شخص میل دو میل تک ننگے پیر چلے اور پھر پانی پیر دھونے کیلئے نہ ملے تو پیروں کو جھاڑ کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جاوے گی یا نہیں؟

الجواب

اس صورت میں پیروں کو جھاڑ کر اور صاف کر کے نماز پڑھے، تو نماز ہو جاوے گی۔(۱) اور صورتِ مسئولہ میں تو نجاست کا سوال ہی نہیں ہے؛ محض شک و وہم ہے اور فقہا کا اصول ہے:

"**الیقین لایزول بالشک**". (۲) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۲/۱۳۹)

☆☆☆

---

(۱) وطین شارع ... عفو. (الدر المختار)

وفی رد المحتار: ...وفی الفیض: طین الشوارع عفو وإن ملأ الثوب للضرورة ولو مختلطاً بالعذرات و تجوز الصلاة معه. (رد المحتار، باب الأنجاس، مطلب فی طین الشوارع: ٢٩٩/١، ظفیر)

وفی التجنیس: مشی فی طین أو أصابه ولم یغسله وصلی تجزئه مالم یکن فیه أثر النجاسة لأنها المانع ولم توجد إلا أن یحتاط أما فی الحکم فلایجب. (فتح القدیر، باب الأنجاس وتطهیرها: ٢١١/١)

ولذا أفتوا بطهارة طین الطرقات. (الأشباه والنظائر، القاعدة: الأصل بقاء ما کان علی ما کان: ١٩٩) انیس)

(۲) الأشباه والنظائر لابن نجیم: ٧٥، ظفیر

قوله: الیقین لایزول بالشک، قیل: لا شک مع الیقین فکیف یرتفع ما لاوجود له؟ ویمکن أن یقال: الأصل الیقین لا یزیله شک طارئ علیه. (غمز عیون البصائر، القاعدة الثالثة: الیقین لایزول بالشک: ١٩٣/١. انیس)

نماز میں کپڑے کی پاکی کے مسائل

بازاری لٹھاوململ میں نماز درست ہے:

سوال: ململ اور لٹھا جو ہم بازار سے خرید کر پہنتے ہیں؛ ان سے نماز درست ہے یا نہیں؟

الجواب

ان کپڑوں سے نماز پڑھنا درست ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۳۲/۲)

کورے کپڑے میں نماز درست ہے:

سوال: کورے کپڑے سے نماز جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

کورے کپڑے سے بدون دھوئے نماز درست ہے۔(۲)

(اس لئے کہ یہ پاک ہے، اس سلسلہ میں شک کا کوئی اعتبار نہیں۔ درمختار میں ہے: "ولو شک فی نجاسة ماء أو ثوب الخ لم یعتبر". (الدر المختار) (اضافہ۔ ظفیر)(۳) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۳۸/۲)

(۱-۲-۳) اس لئے کہ یہ کپڑے پاک ہیں اور ان کا پہننا جائز ہے۔

"ولو شک فی نجاسة ماء أو ثوب الخ لم یعتبر". (الدر المختار)

قال فی ردالمحتار:

(قوله ولو شک، الخ) فی التاتارخانیة: من شک فی إنائه أو ثوبه أو بدنه أصابته نجاسة أو لا فهو طاهر مالم یستیقن، الخ، وکذا ما یتخذه أهل الشرک أو الجهلة من المسلمین کالسمن والخبز والأطعمة والثیاب، آه ملخصًا. (رد المحتار، کتاب الطهارة، قبیل مطلب فی أبحاث الغسل: ۱٤٠/۱، ظفیر)

پھر فقہا کا مسلم قاعدہ ہے۔

"الیقین لایزول بالشک". (الأشباه والنظائر لابن نجیم: ۷٥، ظفیر)

ولو کان الثوب طاهراً فشک فی نجاسته جاز له أن یصلی فیه، لأن الشک لا یرفع الیقین، وکذا إذا کان عنده ماء طاهر فشک فی وقوع النجاسة فیه، ولا بأس بلبس ثیاب أهل الذمة والصلاة فیها، ==

نماز کوٹ پتلون میں ہوتی ہے یا نہیں:

سوال: کیا کوٹ پتلون سے نماز ہو جاتی ہے؟

الجواب ————————

اگر یہ کپڑے پاک ہوں، تو نماز ہو جاتی ہے۔(۱) اور پہننا ان کپڑوں کا ممنوع ہے بوجہ تشبہ کے۔ فقط

(فتاویٰ دار العلوم دیو بند: ۱۳۴/۲)

انڈر و یئر کے ساتھ نماز پڑھنا:

سوال: شلوار یا پاجامہ کے نیچے انڈر و یئر یا جانگیہ پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب ————————

اگر پاک ہو تو جائز ہے۔(۲) (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳۲۸/۳)

ناپاک کپڑوں میں نماز نہیں ہوتی:

سوال: شخصے بعد از چہل سال گاہ بگاہ درمرض تقطیر البول مبتلا شد پس او برائے دفع وہم بول یک پارچہ خورد زیریں استعمال می کند و آں پارچۂ زیریں گاہے از بول آلودہ می شود پس از اں پارچۂ زیریں زیر تہبند دیگر داشتہ نماز جائز است یا نہ؟ (۳)

== إلا الإزار والسراويل فإنه تكره الصلاة فيهما وتجوز. (أما) الجواز فلأن الأصل في الثياب هو الطهارة فلا تثبت النجاسة بالشك ولأن التوارث جارٍ فيما بين المسلمين بالصلاة في الثياب المغنومة من الكفرة قبل الغسل. (بدائع الصنائع، فصل في بيان المقدار الذي يصير به المحل: ۸۱/۱. انيس)

(۱) (طهارة بدنه) ... (وثوبه). (الدر المختار)

قال في رد المحتار: (قوله وثوبه) أراد ما لابس البدن، فدخل القلنسوة والخف والنعل، ط، عن الحموي. (رد المحتار، باب شروط الصلاة: ۳۷۳/۱)

(۲) تطهير النجاسة من بدن المصلّي وثوبه والمكان الذي يصلّي فيه واجب، الخ. (الفتاوىٰ الهندية: ۵۸/۱)

(۳) خلاصۂ سوال: ایک شخص چالیس سال کے بعد، وقتاً فوقتاً پیشاب ٹپکنے کی بیماری میں مبتلا ہو گیا تو وہ پیشاب کے وہم کے ازالہ کے لئے ایک چھوٹا کپڑا نیچے استعمال کرتا ہے، اور وہ نچلا کپڑا کبھی پیشاب سے تر ہو جاتا ہے، تو کیا دوسرے تہبند کے نیچے اس چھوٹے کپڑے کو رکھ کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ انیس

الجواب

اگر معلوم و متعین است کہ پارچۂ زیریں از قطرات بول زیادہ از قدر درہم شدہ است نماز دراں صحیح نخواہد بود وگرنہ جائز است۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۴۲/۲) ☆

(۱) (وعفا) الشارع (عن قدر درهم) وإن كره تحريماً، فيجب غسله،ومادونه تنزيهًا فيسن،وفوقه مبطل فيفرض.(الدر المختار)

قال في رد المحتار:ففي المحيط:يكره أن يصلي ومعه قدر درهم أو دونه من النجاسة عالماً به لاختلاف الناس فيه .رد المحتار،باب الأنجاس: ۲۹۱/۱،ظفير)

خلاصۂ جواب: اگر یہ معلوم و متعین ہے کہ نیچے کا کپڑا پیشاب کے قطروں سے ایک درہم کی مقدار سے زیادہ ملوث ہے، تو اس میں نماز صحیح و درست نہ ہوگی، ورنہ جائز ہے۔انیس

☆ ناپاک کپڑوں میں نماز نہیں ہوگی:

سوال: ہندہ کی گود میں شیر خوار بچہ ہے جس کی وجہ سے اس کا کپڑا ہر وقت ناپاک رہتا ہے، تو ایسی حالت میں ہندہ ناپاک کپڑے سے نماز پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب

پاک کپڑا بدل کر یا ناپاک کو دھوکر نماز پڑھنی چاہئے، ناپاک کپڑے سے نماز نہ ہوگی۔(بشرطیکہ ایک درہم سے زائد ہو۔انیس)(ثم الشرط،الخ، شرعًا ما يتوقف عليه الشيء ولايدخل فيه (هي)ستة (طهارة بدنه)أي جسده،الخ (وثوبه).(الدر المختار على هامش رد المحتار،باب شروط الصلوٰة:۳۷۳/۱،ظفير) فقط (فتاویٰ دارالعلوم:۱۳۷/۲۔۱۳۸)

ناپاک کپڑوں میں نماز کا حکم:

سوال: اگر امام کے کپڑوں پر شیر خوار نے خوب پیشاب کیا ہو اور ان سے بھول کر نماز پڑھ لی ہو تو نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب

اس صورت میں نماز لوٹانی چاہئے۔(اگر ایک درہم سے زائد نجاست لگی ہو۔(هي)(أي شروط الصلاة)ستة (طهارة بدنه) (إلى قوله)(وثوبه).(الدر المختار) (الدر على ردالمحتار،باب شروط الصلاة: ۴۰۲/۱،انيس)

النجاسة إن كانت غليظة وهي أكثر من قدر الدرهم فغسلها فريضة والصلوٰة فيها باطلة وإن كانت مقدار درهم فغسلها واجب،الخ.(الفتاوىٰ الهندية،: ۵۸/۱،الفصل الأول في الطهارة وستر العورة)

(وإذا ظهر حدث إمامه)وكذا كل مفسد في رأى مقتد(بطلت فيلزم إعادتها)الخ(كما يلزم الإمام إخبار القوم إذا أمهم وهو محدث أو جنب)أو فاقد شرط أو ركن.(الدر المختار على هامش ردالمحتار،باب الإمامة،مطلب المواضع التي تفسد صلاة الإمام دون المؤتم: ۵۵۳/۱،ظفير) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۴۱/۲)

الکحل ملا ہوا سینٹ نماز کے وقت لگانا:

سوال: کسی شخص نے سینٹ لگایا ہوا اور اس میں الکحل ملایا ہوا ہو، تو کیا اس شخص کی نماز ہوگی؟

(محمد توصیف کھڑکی پونہ)

الجواب

الکحل بنیادی طور پر تیز شراب کا جوہر اور ایک نشہ آور چیز ہے اور نشہ آور سیال چیزیں حرام بھی ہیں اور ناپاک بھی ہیں۔ الکحل اگر انگور، کھجور یا کشمش سے بنائی گئی ہو تو بالاتفاق ناپاک اور حرام ہے۔ اگر مذکورہ شخص نے سینٹ میں اس قسم کا الکحل استعمال کیا ہو اور وہ ہتھیلی کی مقدار سے زیادہ ہو تو نماز نہیں ہوگی اور اس سے کم ہو تو نماز درست ہوگی، اور اگر الکحل ان چیزوں کے علاوہ اور چیزوں سے بنایا گیا ہو تو چونکہ اس صورت میں بھی نماز مشتبہ ہوگی؛ اس لئے احتیاطاً نماز دہرائی جائے۔ درمختار میں منقول ہے کہ!

(وعرض مقعر الكف)وهو داخل مفاصل أصابع اليد(في رقيق من مغلظة كعذرة)آدمي. (الدر المختار: ۵۲۲/۱)(۱)

(وعفي دون ربع)جميع بدن و(ثوب)ولو كبيرًا هو المختار،ذكره الحلبي،ورجحه في النهر على التقدير بربع المصاب كيد و كم وإن قال في الحقائق وعليه الفتوى. (الدر المختار: ۵۲٦/۱)(۲)

قال محمد في الأصل:إذا طرح في الخمر ريحان يقال له سوسن حتى توجد رائحته فلاينبغي أن يدهن أويتطيب بها. (الفتاویٰ الهندية: ۴۱۰/۵)(۲) **والله أعلم وعلمه أتم**

محمد شاکر خان قاسمی پونہ۔ (فتاویٰ شاکر خان: ۷۳-۷۲/۲)

مقدارِ درہم سے کم رطوبت کے ساتھ نماز صحیح ہے:

سوال (۱) اگر تہبند بعد وطی فی الفور باندھ لیا جاوے، تو اس سے نماز درست ہے یا نہیں؟

مذی لگے ہوئے کپڑوں میں نماز درست ہے یا نہیں:

(۲) جس کپڑے کو مذی لگ جاوے اس سے نماز درست ہے یا نہیں؟

(۱) الدر المختار على صدر رد المحتار، باب الأنجاس، مطلب في طهارة بوله صلى الله عليه وسلم، انيس

(۲) وإذا طبخ في الخمر ريحان يقال له: سوسن، حتى يأخذ ريحها ثم يباع لا يحل لأحد أن يدهن أو يتطيب به لأنه عين الخمر. (المبسوط للسرخسي، كتاب الأشربة: ۲۱/۲٤. انيس)

الجواب

(۱) اگر تہبند کو رطوبت زائد قدر درہم سے نہ لگے تو وہ پاک ہے، نماز اس سے صحیح ہے، لیکن دھونا قدر درہم کا بھی ضروری ہے کہ باقی رکھنا اس کا مکروہ ہے۔(۱)

(۲) مذی نجس ہے، جس کپڑے کو مذی لگے گی وہ نجس ہے اس سے نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔(۲) اور مقدار درہم اس میں بھی معاف ہے، لیکن دھونا اس کا بھی ضروری ہے۔ درمختار میں ہے:

(وعفا)الشارع (عن قدر درهم) وإن كره تحريمًا،فيجب غسله،ومادونه تنزيهًا فيسن. (۳) **فقط**

(فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۱۳۳/۲)

دھبّے کو دیکھتے ہوئے نماز پڑھنا کیسا ہے:

سوال: اگر پاجامہ پر دھبہ معلوم ہو اور خواب یاد نہیں اور میری دوکان تمبا کو کی ہے شاید تمبا کو کا دھبہ لگ گیا ہو۔ غرض کہ اسی دھبہ سے برابر ایک ہفتہ تک نماز پڑھتا رہا، وقت بدلنے کپڑے کے قبل از جمعہ مجھ کو معلوم ہوا، بعدہ نہا کر کپڑے بدل لئے تو اس ہفتہ کی نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب

اگر یہ یقین ہو کہ یہ دھبہ منی کا ہے، تو اس سے پہلے جو آخر مرتبہ سویا ہو اس کے بعد کی نمازوں کا لوٹانا ہوگا۔ مثلاً رات کو سویا تھا اور دن کو قبل از ظہر دھبہ دیکھا تو صبح کی نماز کا اعادہ کرے اور اگر بعد ظہر کے دیکھا تو ظہر کا بھی اعادہ کرے اور اگر منی ہونا اس کا یقینی نہیں ہے؛ بلکہ یہ بھی شبہ ہے کہ شاید اور کسی چیز کا دھبہ ہو، تو پھر کسی ایک نماز کا بھی اعادہ لازم نہیں ہے۔(۴) (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۱۳۷/۲)

---

(۱) (وعفا)الشارع(عن قدر درهم)وإن كره تحريمًا،فيجب غسله،وما دونه تنزيهاً فيسن،وفوقه مبطل فيفرض.(الدر المختار)

(قوله وإن كره تحريمًا):أشار إلٰى أن العفوعنه بالنسبة إلٰى صحة الصلاة به،فلاينافى الإثم ، الخ ، لكنه قال بعده: والأقرب أن غسل الدرهم ومادونه مستحب مع العلم به والقدرة علٰى غسله،فتركه حينئذ خلاف الأولٰى،نعم الدرهم غسله آكد مما دونه، الخ.ففى المحيط:يكره أن يصلى ومعه قدردرهم أودونه من النجاسة عالمًا به ، الخ.(رد المحتار، باب الأنجاس: ۲۹۱/۱-۲۹۲،ظفير)

(۲) كل مايخرج من بدن الإنسان ممايوجب خروجه الوضوء أوالغسل فهومغلظ كالغائط والبول والمنى والمذى والودى والقيح و الصديد .(الفتاوىٰ الهندية،الباب السابع،الفصل الثانى : ۴۴/۱)

(۳) الدرالمختارعلٰى هامش رد المحتار،باب الأنجاس: ۲۹۱/۱،ظفير

(۴) (فرض)الغسل الخ عند (رؤية مستيقظ)،الخ،منياً أومذياً(وإن لم يتذكرالاحتلام) ==

ناپاک کپڑوں میں بھول کر نماز پڑھ لینا:

سوال: بدن یا کپڑے پر ناپاکی لگ گئی، نماز کے وقت بھول کر نماز پڑھ لی، تو کیا وہ نماز پھر لوٹانی پڑے گی؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

اگر ناپاکی کا وزن ساڑھے تین ماشے تھا یا اگر نجاست سیال تھی تو اس کا پھیلاؤ ایک روپے کے برابر تھا، تو نماز ہوگئی لوٹانے کی ضرورت نہیں، اگر اس سے زیادہ تھا تو نماز لوٹانا ہوگی۔(۱) (آپ کے مسائل اوران کا حل: ۳۳۲/۳)

فجر کی نماز پڑھ کر کپڑوں پر منی دیکھی:

سوال: اگر کسی کو رات میں احتلام ہوجائے اور اسے صبح کو یاد نہیں رہا کہ اس کو رات میں احتلام ہوا ہے اور اس نے فجر کی نماز ادا کی پھر دوپہر کو اس نے نجاست دیکھی، آیا اس کی نماز ادا ہوئی یا نہیں، اگر نہیں تو اعادۂ نماز کر کے کوئی گناہ اس پر ہوگا یا نہیں؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

اگر فجر کے بعد نہیں سویا تو نماز فجر کا اعادہ لازم ہے۔ (كذا في الدر المختار) (۲) (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۵۱۵)

کپڑوں پر ناپاکی دیکھنے والے کو کتنے وقت کی نماز کا اعادہ کرنا چاہئے:

سوال: ایک شخص نے بروز جمعہ کپڑے بدلے اور بروز شنبہ ان کپڑوں پر ناپاکی لگی ہوئی دیکھی، تو اس شخص کو کتنی نمازیں لوٹانی ہوں گی؟

== إلا إذا علم أنه مذى أو شك أنه مذى أو ودى أو كان ذكره منتشرًا قبيل النوم فلا غسل عليه، الخ، أو تيقن أنه منى أو تذكر حلمًا فعليه الغسل. (الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار، أبحاث الغسل: ١٥٢/١، ظفير)

(١) وقدر الدرهم وما دونه من النجس المغلظ ... جازت الصلوٰة معه وإن زاد لم تجز، الخ. (الهداية: ٥٨/١)

(٢) وجد في ثوبه منيًا أو بولاً أو دمًا أعاد من آخر احتلام وبول ورعاف".

"(قوله: أعاد من آخر احتلام الخ) لف ونشر مرتب. وفي بعض النسخ من آخر نوم وهو المراد بالاحتلام، لأن النوم سببه كما نقله في البحر". (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، فصل في البئر، فرع: ٢١٩/١، سعيد)

"الأصل إضافة الحادث إلىٰ أقرب أوقاته، منها ما قدمناه فيما لو رأى في ثوبه نجاسة وقد صلى فيه، ولا يدرى متى أصابته، يعيدها من آخر حدث أحدثه، والمنى من آخر رقدة". (الأشباه والنظائر، القاعدة الثالثة: ٢٠٣/١، إدارة القرآن والعلوم الإسلامية)

الجواب

فی الدرالمختار،فصل فی البئر:(فرع)وجد فی ثوبه منيًا (إلٰی قوله)أعاد من آخر احتلام.أی من آخر نوم.(کما فی رد المحتار)(۱)

اس سے معلوم ہوا کہ اخیر سونے سے جو اٹھا ہے اس وقت سے نمازیں لوٹاوے۔فقط

۳۰/رجب ۱۳۲۹ھ۔(تتمہ اولیٰ صفحہ:۳۶)

سوال: ایک شخص رات کو جو کپڑا پہن کر سوتا ہے صبح کو اس کپڑے میں ناپاکی کا اثر پایا گیا،اس کو یہ معلوم نہیں کہ کتنے روز سے یہ نہانے کی حاجت ہوئی ہے،اب وہ شخص کتنے روز کی نمازیں دہراوے؟اور وہ شخص بہت پریشان ہے۔

الجواب

وجد فی ثوبه منياً أوبولاً أودماً أعاد من آخر احتلام وبول ورعاف،کذا فی الدر المختار.

وفی رد المحتار:فی بعض النسخ من آخر نوم وهو المراد بالاحتلام لأن النوم سببه.(کما نقله فی البحر.۲۲۶/۱)(۲)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ آخری سونے سے نماز لوٹاوے یعنی اگر سوکر اٹھا فجر کو دیکھا ہے تو یہ سمجھیں گے کہ اسی شب میں احتلام ہوا ہے غسل کر کے فجر پڑھے اور اگر فجر پڑھنے کے بعد دیکھا ہے تو فجر کی نماز لوٹاوے۔

۲۴/جمادی الاولیٰ ۱۳۳۳ھ(تتمہ ثالثہ،صفحہ:۳۵)(امداد الفتاویٰ جدید:۲۰۵/۱)

ناپاک اونی کپڑا بغیر دھوئے پاک نہیں ہوتا اور نہ ایسے کپڑے سے نماز جائز ہے:

سوال: اونی کپڑے پر اگر گوبر وغیرہ لگ جائے اور خشک ہوکر خود بخود جھڑ جائے یا پیشاب وغیرہ سے تر ہوکر خشک ہوجائے تو اس کپڑے پر بلا پاک کئے نماز جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

وہ کپڑا بدوں دھونے کے پاک نہ ہوگا،اس کو تین بار دھونا چاہئے۔(۳)فقط(اور جب تک وہ پاک نہ ہو،اس پر نماز جائز نہیں ہے۔ظفیر)(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۳۸/۲-۱۳۹)

(۱-۲) الدرالمختار مع رد المحتار، فصل فی البیر، فرع: مطلب مهم فی تعریف الاستحسان: ۲۱۹/۱-۲۲۰/ وكذا فی البحرالرائق شرح كنزالدقائق،موجبات الغسل: ۵۹/۱،انیس

(۳) وإزالتها إن كانت مرئيةً بإزالة عينها وأثرها إن كانت شيئًا يزول أثره، الخ، وإن كانت غيرمرئية يغسلها ثلٰث مرات ويشترط العصرفی كل مرة فيما ينعصر،الخ. (الفتاویٰ الهندية،كتاب الطهارة،الباب السابع،الفصل الأول فی تطهير الأنجاس: ۴۰/۱)(كذا فی المحيط البرهانی،الفصل السابع فی النجاسات وأحكامها: ۱۹۶/۱.انیس)

پاک کپڑا نہ ہوتو ناپاک میں نماز پڑھ لے:

سوال: زید کے کپڑے ناپاک ہوگئے اور نماز کا وقت ہوگیا، پانی موجود نہیں، نماز قضا کرے یا ناپاک کپڑوں ہی میں ادا نماز پڑھ لے شرعاً کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب ـــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

اس وقت ناپاک کپڑے ہی میں پڑھ لے، مگر اس کے بعد دوسری نماز کے وقت کے اندر پاک کپڑا ملنے کا ظن غالب ہو، تو اس وقت نماز پڑھنا فرض نہیں، مع ہذا بہتر ہے کہ اس وقت بھی پڑھ لے اور بعد میں قضا بھی پڑھے۔

كما قالوا فى العاجزعن القيام ويغلب علىٰ ظنه القدرة بعده. (۱) **فقط والله تعالىٰ اعلم**

۲۱/ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ۔ (احسن الفتاویٰ: ۳/۴۴۱)

بالکل مجبوری میں ناپاک کپڑوں میں نماز پڑھنے کی اجازت:

سوال: انسان ایسی جگہ پر موجود ہے کہ جہاں پانی بالکل نہیں ملتا، نماز وغیرہ تیمّم سے پڑھی جاتی ہے، تو اس جگہ انسان کو احتلام ہوجاتا ہے، اس کے پاس پہنے ہوئے کپڑے کے علاوہ اور کپڑے نہیں ہیں، تیمّم سے انسان تو پاک ہوجاتا ہے، اب اس جگہ پر جہاں کپڑا دھونے کے لیے پانی نہیں ملتا، کیا کیا جائے؟

الجواب ـــــــــــــــ

چند مسئلے سمجھ لیجئے:

اول: مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے، (۲) جس کا چھپانا مرد کے لیے نماز میں فرض ہے، (۳) پس اگر لنگی یا پاجامہ ناپاک ہوگیا، مگر کرتہ قمیص یا کوئی اور کپڑا موجود ہے جس سے اتنا ستر چھپایا جاسکتا ہے جو اوپر لکھا گیا

(۱) ويتفرع على هذا الاختلاف مالو ازدحم جمع على بئر، لا يمكن الاستقاء منها إلا بالمناوبة أو كانوا عراة ليس معهم إلا ثوب يتناوبونه وعلم أن النوبة لاتصل إليه إلا بعد الوقت فإنه لايتيمم ولا يصلى عارياً بل يصبر عندنا، وكذا لو اجتمعوا فى مكان ضيق ليس فيه إلا موضع يسع أن يصلى قائماً فقط يصبر ويصلى قائماً بعدالوقت كعاجزعن القيام والوضوء فى الوقت ويغلب على ظنه القدرة بعده وكذا معه ثوب نجس وماء يلزمه غسل الثوب وإن خرج الوقت، بحر ملخصاً عن التوشيح. (ردالمحتار، باب التيمم: ۲۳۳/۱ / وكذا فى البحرالرائق، شرائط التيمم: ۱۴۷/۱. انيس)

(۲) العورة للرجل من تحت السرّة حتى تجاوزركبتيه، الخ. (الفتاوىٰ الهندية: ۵۸/۱)

(۳) سترالعورة شرط لصحة الصلاة إذا قدرعليه. (الفتاوىٰ الهندية: ۵۸/۱، الفصل الأول فى الطهارة وسترالعورة)

ہے، تو لنگی یا پاجامہ اتار کر اس پاک کپڑے سے ستر چھپائے اور اس سے نماز پڑھے، ایسی صورت میں ناپاک لنگی اور پاجامہ میں نماز جائز نہیں۔(۱)

دوم:　اور اگر بقدر فرض ستر چھپانے کے لیے بھی کوئی پاک کپڑا نہیں اور ناپاک کپڑے کو پاک کرنے کی بھی کوئی صورت نہیں، تو اس کی تین صورتیں ہیں:

(۱)　وہ کپڑا ایک چوتھائی یا اس سے زیادہ پاک ہے، اس صورت میں اسی ناپاک کپڑے ہی میں نماز پڑھنا ضروری ہے، برہنہ پڑھنے کی اجازت نہیں۔ (۲)

(۲)　وہ کپڑا پورے کا پورا ناپاک ہے، اس صورت میں اختیار ہے کہ کپڑا پہن کر نماز پڑھے یا برہنہ نماز پڑھے،(۳) لیکن اگر برہنہ نماز پڑھے تو بیٹھ کر پڑھے اور رکوع وسجدہ کے بجائے اشارہ کرے۔(۴)

(۳)　وہ کپڑا چوتھائی سے کم پاک ہے، تو اس صورت میں بھی اختیار ہے، چاہے کپڑا پہن کر نماز پڑھے یا کپڑا اتار کر بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے۔(۵) (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳/ ۳۳۰-۳۳۱)

بار بار کپڑا نجس ہو جاتا ہو، تو تبدیل نہ کریں:

سوال:　بواسیر خونی کا ایک مریض ایسا ہے کہ ہر وقت اس کا خون رستا رہتا ہے اور وہ معذور ہے نماز کے لئے تو اس کو ایک بار وضو کرنا پڑے گا، لیکن جو پاک کپڑا پہن کر وہ نماز پڑھتا ہے وہ تھوڑی دیر میں پھر خون آلود ہو کر ناپاک ہو جاتا ہے، تو اس سلسلہ میں ارشاد فرمائیں کہ وہ مریض اسی آلودہ کپڑے سے ہی نماز پڑھ لے یا وہ نماز توڑ کر کپڑا تبدیل کرے؟

---

(۱)　تطهير النجاسة من بدن المصلّي وثوبه والمكان الذي يصلي عليه واجب، هكذا في الزاهدي في باب الأنجاس. (الفتاوىٰ الهندية: ۱/ ۵۸، الفصل الأول في الطهارة وستر العورة)

(۲)　وإن كان ربعه طاهرًا وثلاثة أرباعه نجسًا لم تجز الصلاة عرياناً، إلخ. (الحلبي الكبير، ص: ۱۹۷/ كذا في الفتاوىٰ الهندية: ۱/ ٦۰، الفصل الثاني في طهارة ما يستر به العورة)

(۳)　وإن كان أقل من ربعه طاهرًا أو كله نجسًا خيّر بين أن يصلي عاريًا قاعدًا بإيماء وبين أن يصلي فيه قائمًا بركوع وسجود وهو أفضل، كذا في الكافي. (الفتاوىٰ الهندية: ۱/ ٦۰، الفصل الثاني في طهارة ما يستر به العورة)

(۴)　وإن صلّى عرياناً لعدم الثوب أو لنجاسة فإنه يصلي قاعدًا يؤمي بالركوع والسجود إيماء برأسه، الخ. (الحلبي الكبير شرح منية المصلي، ص: ۱۹۹)

(۵)　إن كان أقل من ربع الثوب طاهرًا فهو بالخيار … إن شاء صلّى به وإن شاء صلّى عرياناً، إلخ. (الحلبي الكبير، ص: ۱۹۷)

الجواب

اسی کپڑے سے نماز پڑھ لے، نماز توڑ کر نیا کپڑا بدلنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(وإن سال علیٰ ثوبه)فوق الدرهم (جاز له أن لایغسله إن کان لوغسله تنجس قبل الفراغ منها)أی الصلاة(وإلا)یتنجس قبل فراغه(فلا)یجوز ترک غسله،هو المختار للفتویٰ.(الدر المختار علی صدر ردالمحتار: ۱/ ۲۲٤،کتاب الطهاوة،باب الحیض،مطلب فی أحکام المعذور)فقط واللّٰه أعلم

احقر انور عفا اللہ عنہ۔ (خیر الفتاویٰ:۲/۲۹۶)

کپڑے کی نجاست دھوئیں، لیکن غیر ضروری وہم نہ کریں:

سوال: میرے چھ بچے ہیں، بڑی بچی آٹھ برس کی ہے، میں نماز پڑھتی ہوں، لیکن کپڑے میرے صاف و پاک نہیں رہ سکتے، جب کوئی پانی کا چھینٹا پڑ جائے تو میں لباس بدل لیتی ہوں، لیکن پھر بھی دل میں شک رہتا ہے، لوگ کہتے ہیں کہ عورت کی نماز ہو جاتی ہے، چاہے لباس کا کوئی کونا بھی پاک ہو۔

الجواب

کپڑوں کا پاک ہونا نماز کی شرط ہے، ناپاک کپڑوں میں نماز نہیں ہوتی، لیکن اس میں وہم کی حد تک مبالغہ کرنا غلط ہے، اگر یقینی طور پر نجاست لگ جائے تو اسے دھو ڈالئے، اس سے زیادہ وہم ہے اور یہ خیال غلط ہے کہ: ’’عورت کی نماز ہو جاتی ہے، چاہے لباس کا کوئی کونا بھی پاک ہو‘‘ لباس کا پاک ہونا جس طرح مرد کے لیے نماز کی شرط ہے، اسی طرح عورت کے لیے بھی شرط ہے۔(۱) (آپ کے مسائل اور ان کا حل:۳/۳۳۵) ☆

---

(۱) تطهیر النجاسة من بدن المصلّی وثوبه والمکان الذی یصلّی علیه واجب.(الفتاویٰ الهندیة: ۱/ ۵۸،الفصل الأول فی الطهارة وستر العورة)

﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾(سورة المدثر: ٤)

وقال ابن زید: کان المشرکون لا یتطهرون فأمره اللّٰه أن یتطهر وأن یطهر ثیابه.(تفسیر ابن کثیر،تفسیر سورة المدثر: ۸/ ۲۷۳،دار الکتب العلمیة بیروت.انیس)

☆ کپڑے ناپاک ہوں، تو نیت صاف ہونے کے باوجود، نماز درست نہیں:

سوال: میرے کپڑے ناپاک تھے، اور میری نیت صاف تھی، میں نے نماز ادا کری، تو میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ میری نماز ہو گئی یا نہیں؟

الجواب

نماز کے لیے صرف نیت کا صاف ہونا کافی نہیں، کپڑے پاک ہونا بھی ضروری ہے۔(حوالہ مذکورہ بالا صفحہ ہذا) اس لیے آپ کی نماز نہیں ہوئی۔

جنابت کی حالت میں پہنے ہوئے کپڑوں میں نماز کا حکم:

سوال: احتلام ہونے کے بعد یا صحبت کرنے کے بعد نجاست صاف کر کے جانگھیا پہن لیا جائے اور اس پر کپڑے پہن لئے جائیں، بعد میں غسل کر کے وہی کپڑے پہن لیے جائیں تو ایسی حالت میں نماز درست ہوگی یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

اگر ان کپڑوں پر نجاست نہیں لگی، تو ان کپڑوں سے نماز درست ہے۔(۱) (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۵۱۶)

اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص کسی اعلیٰ افسر کے دربار میں کپڑوں کو گندگی لگا کر لے جائے اور یہ کہے کہ میرے کپڑوں کو تو خیر گندگی لگی ہوئی ہے اور ان سے بدبو آتی ہے اور تعفن بھی اٹھتا ہے، مگر میری نیت بالکل صاف ہے اور میں بڑی صاف نیتی سے یہ کپڑے پہن کر آپ کے دربار میں حاضر ہوا ہوں، تو ظاہر ہے کہ اس شخص کو یا تو پاگل قرار دیا جائے گا، یا بےادب اور گستاخ، اس مثال سے آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ جب شریعت مطہرہ نے بارگاہ الٰہی کی حاضری (نماز) کے لیے بدن کا، کپڑوں کا اور جگہ کا پاک ہونا شرط ٹھہرایا ہے تو اگر کوئی شخص شریعت کے اس حکم کی خلاف ورزی کر کے اپنی نیت کے صاف ہونے کا حوالہ دے تو اس کو بھی یا تو دیوانہ کہا جائے گا یا گستاخ۔

الغرض ناپاک کپڑوں میں آپ نے جو نماز پڑھی وہ نہیں ہوئی، اس کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ **(وأشار باشتراطه طهارة الثوب إلى أنه لوحمل نجاسة مانعة فإن صلوٰته باطلة. (البحر الرائق: ١/ ٢٨١، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة)**

(آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳/۳۳۱-۳۳۲)

ناپاکی کی حالت میں پہنے ہوئے کپڑے سے نماز کا حکم:

سوال: ناپاکی کی حالت میں ہم پاک کپڑے پہنیں اور پاک ہونے کے بعد وہی کپڑے (بغیر دھوئے) پہن کر نماز پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

اگر ان پر کوئی نجاست نہیں، تو ان میں نماز جائز ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳/۳۳۳)

(۱) احتلام یا صحبت کی وجہ سے کپڑوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا، بلکہ وہی حصہ ناپاک ہوتا ہے جس میں ناپاکی لگتی ہے۔

ثم الشرط ... ما يتوقف عليه الشيء و لايدخل فيه (هي) ستة (طهارة بدنه) ... (من حدث) ... (وخبث) ... (وثوبه)... الخ. (الدر المختار على صدر ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة: ١/ ٤٠٢، سعيد)

عن جابر بن سمرة قال: سمعت رجلاً سأل النبي صلى الله عليه وسلم أصلي في ثوبي الذى آتي فيه أهلي؟ قال: نعم، إلا أن فيه شيئاً تغسله. (مسند الإمام أحمد، حديث جابر بن سمرة السوائي (ح: ٢٠٨٢٥)/ مسند أبي يعلى الموصلي، حديث جابر بن سمرة السوائي (ح: ٧٤٧٩)/ الصحيح لابن حبان، ذكر الإباحة بأن قول أم حبيبة، الخ (ح: ٢٣٣٣) انيس)

جماع کے بعد کپڑے نہیں بدلے اور نماز پڑھی، تو ہوئی یا نہیں:

سوال(۱) اگر کسی نے جماع کے بعد غسل کر کے کپڑے بالکل بدل دیئے یا صرف لنگی ہی بدلی اور کوئی کپڑا نہ بدلا تو نماز درست ہے یا نہ؟

ملازمین ہسپتال نماز کس طرح پڑھیں:

(۲) ایک آدمی ہسپتال کا ملازم ہے اور ہر وقت ناپاک دوائیں اور آدمیوں کو چھوتا ہے اور کپڑوں پر چھینٹیں بھی ہر وقت پڑتی رہتی ہیں اور وہ خشک ہو جاتی ہیں اور بعض دوائیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کا چھونا مذہباً حرام ہے، تو نماز کیسے ادا کرے؟ غسل کر کے کپڑے بالکل بدلنا ہوگا یا اسی صورت میں ادا کرے؟

الجواب

(۱) جب کپڑا ناپاک بدل دیا اور غسل کر لیا تو نماز صحیح ہے۔(۱)

(۲) ناپاک کپڑا بدل کر دوسرا پاک کپڑا پہنکر نماز پڑھنی چاہئے۔(۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۲/۱۴۱)

ہسپتال کی یونیفارم میں نماز پڑھنے کا حکم:

سوال: ایک شخص ہسپتال میں ملازم ہے وہ ہر وقت زخمیوں کو اٹھاتا ہے اور ان کو دوائیاں وغیرہ دیتا ہے، ان زخمیوں کی وجہ سے اس کے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں، کیا اس شخص کے لئے ان کپڑوں نماز پڑھنا جائز ہے؟

الجواب

نماز پڑھنے کے لئے چند شرائط ہیں، جن میں کپڑوں کا پاک ہونا ضروری ہے، اس لیے اگر ہسپتال کے ملازم کے کپڑے زخمیوں کے خون یا پیپ کے ذریعے ناپاک ہوئے ہوں تو یہ کپڑے تبدیل کر کے دوسرے کپڑوں میں نماز

(۱) جماع کے وقت جن کپڑوں پر ناپاکی لگتی ہے وہی ناپاک ہوتے ہیں، جسم کے تمام کپڑے ناپاک نہیں ہوتے۔ لہٰذا انہیں کپڑوں کو بدلنا ضروری ہے جس پر ناپاکی لگی ہوئی ہو۔ البتہ جماع کے بعد حکماً جسم تمام ناپاک ہو جاتا ہے اور غسل فرض ہے۔

(وفرض) الغسل ... عند (إيلاج حشفة) هى مافوق الختان (آدمى) ... (فى أحد سبيلى آدمى) حىّ (يجامع مثله) ...الخ . (الدرالمختار علىٰ صدر رد المحتار، أبحاث الغسل، مطلب فى تحرير الصاع، الخ: ١٤٩/١)

الشرط الخ شرعًا ما يتوقف عليه الشىء ولايدخل فيه (هى) ستة (طهارة بدنه) أى جسده ... (من حدث) بنوعيه ... (وخبث) مانع كذلك (وثوبه) ... الخ. (الدرالمختار علىٰ صدر رد المحتار، باب شروط الصلاة: ٣٧٣/١، ظفير)

پڑھے۔البتہ اگر دوسرے پاک کپڑے مہیا نہ ہوسکتے ہوں،تو بوجۂ مجبوری انہی کپڑوں میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

لـمـا قـال الـعـلامة الـحصكفي: الشرط ... شرعًا مايتوقف عليه الشيء ولايدخل فيه(هي)ستة (طهـارة بدنه) ... وكذا ما يتحرك بحركته أويعد حاملاً له كصبي عليه نجس،الخ. (الدر المختار علىٰ صدرردالمحتار،باب شروط الصلاة: ٤٠٢/١)(۱)(فتاویٰ حقانیہ:۳؍۴۷)

ناپاک کپڑوں میں وضوکر کے پاک کپڑوں میں نماز پڑھنا:

سوال: اگر کوئی شخص ناپاک کپڑوں میں وضو کرے اور پھر پاک کپڑے پہن کر نماز پڑھ لے،تو کیا یہ وضو اور نماز درست ہوئی؟

الجواب

درست ہے، بشرطیکہ کپڑوں کی نجاست بدن کو نہ لگے، مثلاً: ناپاک کپڑا خشک ہو۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل:۳؍۳۳۲)

دوران نماز ناپاک کپڑے کا بدن سے لگنا:

سوال: ایک شخص اپنے گھر میں نماز پڑھ رہا ہے،اس کے قریب ایک کپڑا پڑا ہوا ہے جو ناپاک ہے، جب رکوع یا سجدہ میں جاتا ہے،تو وہ کپڑا اس کے جسم کے کسی حصے سے چھو جاتا ہے،ایسی صورت میں اس نماز درست ہوگی یا نہیں؟

الجواب　حامداً و مصلیاً

اگر ایک رکن کی مقدار تک اس کے بدن سے متصل نہیں رہتا، بلکہ چھو کر فوراً جدا ہو جاتا ہے، تو نماز درست ہے۔(۲) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہ (فتاویٰ محمودیہ:۵؍۵۱۳)

(۱) (کوشش کرکے ناپاک حصہ کو دھولے اور نماز پڑھے۔انیس) **وفي الهندية:تطهير النجاسة من بدن المصلي وثوبه والمكان الذي يصلي عليه واجب.(الفتاوىٰ الهندية، الباب الثالث في شروط الصلاة،الفصل الأول في الطهارة: ٥٨/١)**

عن معاوية بن أبي سفيان أنه سأل أخته أم حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي في الثوب الذي يجامعها فيه؟ فقالت:نعم ، إذا لم ير فيه أذىٰ.(سنن أبي داؤد،باب الصلاة في الثوب الذي يصيب أهله فيه (ح: ٣٦٦)/سنن ابن ماجة،باب الصلاة في الثوب الذي يجامع فيه (ح: ٥٤٠)/سنن النسائي،باب المني يصيب الثوب (ح:٢٩٤)انيس)

(۲) **"(و)يفسدها(أداء ركن)حقيقة اتفاقًا (أوتمكنه)منه بسنة،وهوقدرثلاث تسبيحات (مع كشف عورة أونجاسة)مانعة أووقوع لزحمة في صف نساء أو أمام إمام". (الدرالمختارعلى صدر ردالمحتار، كتاب الصلاة،باب مايفسد الصلاةوما يكره فيها: ٦٢٥/١ ،مطلب في التشبه بأهل الكتاب: ٦٢٥،سعيد)**

بارش سے بھگے پاک کپڑوں میں نماز جائز ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص کا بدن بھی پاک ہے اور کپڑے بھی پاک ہیں؛ مگر بوجہ بارش کے کپڑے بھیگ کر بدن کے ساتھ لپٹ گئے اور دیگر کپڑے موجود نہیں ؛ تو کیا ان کپڑوں میں نماز ادا کرے گا یا قضا کرے گا؟ بینوا توجروا۔

(المستفتی: میر احمد بن جمال الدین کوہالہ، راولپنڈی، ۴/۴/ ۱۹۷۰ء)

الجواب

نماز ادا کرے گا، کیونکہ کپڑے بھیگ جانے سے ناپاک نہیں ہوتے ہیں۔(۱) وهو الموفق (فتاویٰ فریدیہ: ۲۲۱/۲)

بھنگی کے دھوئے ہوئے کپڑوں میں نماز:

سوال: اگر بھنگی، بھنگن سے کپڑے دھولائے، تو ان میں نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب

بھنگی یا بھنگن کے دھونے سے تو کپڑے ناپاک نہیں ہوتے۔ اس لیے ان میں نماز درست ہے۔(۲)

(آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳۳۲/۳)

(۱) بارش کا پانی پاک ہوتا ہے اور جب تک وہ برستا رہتا ہے، جاری پانی کے حکم میں ہوتا ہے۔ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:
﴿وَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُوۡرًا ﴾(سورة الفرقان: ٤٨)
(طَهُوۡرًا) بليغاً فی طهارته. (مدارک التنزيل و حقائق التأويل، من تفسير سورة الفرقان: ٥٤١/٢)
المطر مادام يمطر فله حكم الجريان ولو أصاب العذرات على السطح ثم أصاب ثوباً لايتنجس. (الفتاویٰ الهندية، باب المياه: ١٥/١، انيس)

(۲) کپڑوں پر اگر پہلے سے نجاست نہیں تھی اور پاک پانی سے دوبارہ کپڑا دھلا ہے، تب تو ان کی پاکی میں کوئی اشکال نہیں، اگر نجاست تھی اور وہ مرئیہ تھی تو اس کے زوال اور بقا کو خود دیکھ لیا جائے، اگر غیر مرئیہ تھی، تب بھی چونکہ ہر دھوبی بھنگی یا بھنگن کم از کم تین مرتبہ تو ضرور ہی ہر کپڑے کو دھوتا اور نچوڑتا ہے، جیسا کہ مشاہدہ ہے، اس لئے وہ کپڑا پاک ہوجاتا ہے۔ اسی طرح بھنگی یا بھنگن کے دھلے ہوئے کپڑوں میں اگر کسی جگہ نجاست کا یقین یا ظنِ غالب نہ ہو تو محض شک کی وجہ سے وہ کپڑے ناپاک نہیں ہوں گے، ان کا استعمال درست ہوگا اور ان کپڑوں میں نماز درست ہوجائے گی، تاہم مسلمان سے کپڑے دھلانا بہتر ہے، کیوں کہ مسلمان دھوبی پاکی کا زیادہ اہتمام کرے گا۔ اگر وہ دھوبی قلیل پانی میں جو کہ نجس ہے، پاک یا ناپاک کپڑے دھوتے ہیں، یا نالیوں کے گندے پانی میں جس پر نجاست کا اثر ظاہر ہو، کپڑے دھوتے ہیں، تو وہ پاک نہیں ہوتے۔
”من شك فی إنائه أو ثوبه أو بدنه أصابته نجاسة أم لا، فهو طاهر مالم يستيقن، و كذا الآبار والحياض التی يستقی منها الصغار والكبار والمسلمون والكفار، و كذلك السمن والجبن والأطعمة التی يتخذها أهل الشرك والبطالة، وكذلك الثياب التی ينسجها أهل الشرك والجهلة من أهل الإسلام، الخ“. (الفتاویٰ التاتارخانية: ١٤٦/١، نوع فی مسائل الشك، إدارة القرآن، كراچی، انيس)

رنگے ہوئے کپڑے سے نماز پڑھنا:

سوال: آج کل کے اس ولایتی کچے رنگوں پر اگر کوئی کپڑا رنگوایا جائے تو اس کپڑے کے ساتھ نماز پڑھنے سے صحیح ہوسکتی ہے یا کہ نہیں؟ نیز اگر اس رنگ کو خوب جوش دے کر کپڑے کو دھویا جائے اور پھر اس کپڑے کے سوکھنے کے بعد دھویا جائے تو ایسے کپڑے کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب ـــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

فتاویٰ رشیدیہ میں لکھا ہے کہ!

''ولایتی رنگ میں شراب کی آمیزش ہوتی ہے، اس لیے یہ رنگ ناپاک ہے۔ ناپاک رنگ سے رنگا ہوا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا درست نہیں۔ اگر رنگ پختہ ہے تو کپڑے کو رنگنے کے بعد پاک کرلیا جائے، پھر اس سے نماز درست ہوجائے گی اور جب تک رنگ کٹتا رہے گا؛ یعنی دھونے سے پانی صاف نہ آئے؛ اس وقت تک اس سے نماز دست نہ ہوگی''۔(۱)

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور۔ ۵/محرم/۱۳۵۹ھ۔
الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، صحیح: عبد الطیف۔ ٦/محرم/۱۳۵۹ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۵۱۵)

حالت نماز میں بیڑی، سگریٹ اور نسوار جیب میں رکھنا جائز نہیں:

سوال: مسجد میں بیڑی، سگریٹ یا نسوار بعض جیب سے نکال کر صحن میں رکھ دیتے ہیں، اس کا شرعا کیا حکم ہے؟ بدبودار چیزوں کا مسجد میں رکھنا کیسا ہے؟ یا جیب میں رکھ کر ایسی چیزوں کو نماز پڑھنا کیسا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب ـــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

ایسی بدبودار چیزوں کو مسجد میں لانا یا نماز کی حالت جیب میں رکھنا جائز نہیں، البتہ نماز صحیح ہوجائے گی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۵/رجب ۱۳۸۷ھ۔ (احسن الفتاویٰ: ۳/۴۱۴)

---

(۱) فتاویٰ رشیدیہ: ۲۵۰، ادارہ اسلامیات، لاہور

''(قوله ولو شك، الخ) في التاتارخانية: من شك في إنائه أو ثوبه أو بدنه أصابته نجاسة أو لا فهو طاهر ما لم يستيقن، ... وكذا ما يتخذه أهل الشرك أو الجهلة من المسلمين كالسمن والخبز والأطعمة والثياب، آه ملخصًا'' (ردالمحتار، كتاب الطهارة، قبيل مطلب في أبحاث الغسل: ۱/۱۵۱، سعيد)

''اليقين لايزول بالشك''. (الأشباه والنظائر: ۱/۱۸۳، القاعدة الثالثة، إدارة القرآن والعلوم الإسلامية)

جیب میں نسوار یا سگریٹ کے ہوتے ہوئے نماز پڑھنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ نسوار کی ڈبیہ یا تھیلی نیز سگریٹ کے جیب میں ہوتے ہوئے نماز پڑھنا جائز ہے، یا اس کو ہٹانا لازمی ہے؟ بینوا توجروا۔ (المستفتی: لطیف اللہ چارسدہ)

الجواب

نسوار میں غالبًا پاک پانی ڈالا جاتا ہے، لہٰذا اس کے ساتھ نماز ادا کرنا ممنوع نہیں ہے، باقی سگریٹ کی تھیلی اور ڈبیہ پاک ہو تو اس سے نماز کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا ہے۔(۱) البتہ بدبو اور موذی اشیا کا مسجد میں لے جانا ممنوع ہے۔(۲) **وھو الموفق** (فتاویٰ فریدیہ: ۲/۲۱۵)

جیب میں نسوار کے ساتھ نماز پڑھنا:

سوال: جیب میں نسوار یا سگریٹ رکھ کر نماز پڑھنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

نماز کے لئے مکان (جگہ) بدن اور کپڑوں کی پاکیزگی شرط ہے، اور نسوار فی ذاتہ ایک پاک چیز ہے اس میں نجاست کا کوئی پہلو نہیں پایا جاتا۔ لہٰذا اگر کسی کی جیب میں نسوار وغیرہ ہو تو اس سے نماز میں کوئی فساد لازم نہیں آتا۔

تطهير النجاسة من بدن المصلي وثوبه والمكان الذي يصلي عليه واجب هكذا في الزاهدي في باب الأنجاس. (الفتاویٰ الهندية، الفصل الأول في الطهارة: ۱/۵۸)(۳)(فتاویٰ حقانیہ: ۳/۷۲)

(۱) وفي الهندية: تطهير النجاسة من بدن المصلي وثوبه والمكان الذي يصلي عليه واجب هكذا في الزاهدي في باب الأنجاس. (الفتاویٰ الهندية، الفصل الأول في الطهارة: ۱/۵۸)

(۲) قال العلامة ابن عابدين: (قوله وأكل نحو ثوم) أي كبصل ونحوه مما له رائحة كريهة، للحديث الصحيح في النهي عن قربان آكل الثوم والبصل المسجد. قال الإمام العيني في شرحه علٰى صحيح البخاري قلت: علة النهي أذى الملائكة وأذى المسلمين، ولا يختص بمسجده عليه الصلاة والسلام، بل الكل سواء لرواية مساجدنا بالجمع، خلافاً لمن شذ ويلحق بما نص عليه في الحديث كل ماله رائحة كريهة مأكولاً أوغيره، الخ. (ردالمحتار هامش الدر المختار، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، مطلب في الغرس في المسجد: ۱/۴۸۹)

عن سعيد بن المسيب أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من أكل من هذه الشجرة وفي رواية الخبيثة فلا يقربن مسجدنا يؤذينا بريح الثوم. قال محمد: إنما كره ذلك لريحه فإذا أمتّه طبخاً فلابأس به وهوقول أبي حنيفة والعامة رحمهم الله تعالىٰ. (موطأالإمام مالك برواية محمدبن الحسن الشيباني، باب مايكره من أكل الثوم (ح: ۹۲۰)

عن أبي حنيفة عن الهيثم عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه وجد ريح الثوم، فقال: من أكل من هذه البقلة شيئاًفليقعد في بيته ولا يؤذنابها. (كتاب الآثار لأبي يوسف، باب السهو (ح: ۲۵۹) انيس)

(۳) قال الحصكفي: (طهارة بدنة) أي جسده لدخول الأطراف في الجسد دون البدن فليحفظ (من حدث) بنوعيه و قدمه لأنه أغلظ (وخبث) مانع كذلك (وثوبه). (الدرالمختار علىٰ صدررد المحتار، باب شروط الصلاة: ۱/۴۰۲)

ٹیشو پیپر جیب میں رکھ کر نماز پڑھنا:

سوال: کوئی شخص اپنی جیب میں ٹیشو پیپر رکھ کر نماز پڑھے، تو کیا اس کی نماز ہوگی؟ اسی طرح اگر کوئی پیشاب کی بوتل جیب میں رکھ کر نماز پڑھے، تو کیا حکم ہے؟ (مستفتی: اظہر پونہ)

الجواب

اگر اس ٹیشو پیپر میں مقدار درہم یا اس سے کم پیشاب لگا ہوا اور بھولے سے اس کے ساتھ نماز پڑھ لی، تو نماز کراہت تنزیہہ کے ساتھ ادا ہوگی۔ لیکن اگر دوران نماز یاد آئے، تو اس کو عمل قلیل کے ذریعہ جیب سے نکال دے، اور اگر مقدار درہم یا اس سے زائد پیشاب لگا ہوا ہے، تو نماز باطل ہوگی، اور پیشاب کی شیشی تو ظاہر ہے کہ مقدار درہم سے زیادہ ہے، اس میں پیشاب رہتا ہے، لہذا اس سے نماز درست نہ ہوگی۔

يؤيده قوله في الفتح: والصلوٰة مكروهة مع مالايمنع، حتى قيل لوعلم قليل النجاسة عليه في الصلاة يرفضها مالم يخف فوت الوقت أو الجماعة، آه، ومثله في النهاية والمحيط، كمافي البحر، فقد سوى بين الدرهم ومادونه ... نعم يدل علىٰ تأكد إزالته علىٰ مادونه، الخ.(١) والله أعلم وعلمه أتم

محمد شاکر خان قاسمی پونہ۔ (فتاویٰ شاکر خان: ۲/۷۵)

جانوروں کی کھال پہن کر نماز پڑھنا:

سوال: ہمارے علاقے میں بھیڑ یا بکری کی کھال کو بہت سی بیماریوں کے لیے شفا کا ذریعہ بتایا جاتا ہے، یعنی جس وقت جانور سے نکالی جائے، اس وقت وہ کھال پہن لی جائے، کیا اس کھال میں ایک آدمی نماز پڑھ سکتا ہے؟ کیا اس کھال میں وہ شخص امامت کر سکتا ہے؟

الجواب

کھال اگر مذبوح جانور کی ہو، یا اس کی دباغت کر لی جائے، تو اس میں نماز جائز ہے۔(۱)

(آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳/۳۲۸)

---

(١) رد المحتار: ٥٢١/١، باب الأنجاس، قبل مطلب في طهارة بوله صلى الله عليه وسلم. انيس

(٢) وكل إهاب دبغ فقدطهر وجازت الصلاة فيه، الخ. (الهداية، كتاب الطهارة: ٢٤/١)

عن ابن عباس قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: أيما إهاب دبغ فقدطهر. (مسندالإمام أحمد، مسند عبدالله بن عباس بن عبدالمطلب (ح: ٣١٩٨)/سنن الدارمي، باب الاستمتاع بجلود الميتة (ح: ٢٠٢٨)/سنن ابن ماجة، باب لبس جلود الميتة إذا دبغت (ح: ٣٦٠٩)/سنن الترمذي، باب ماجاء في جلود الميتة إذا دبغت (ح: ١٧٢٨) انيس)

جوتوں سمیت نماز پڑھنا:

سوال: سعید بن یزید ازدی نے خبر دی کہا میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جوتیاں پہن کر نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں! ابن بطال نے کہا کہ جوتے پاک ہوں تو ان میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ میں کہتا ہوں مستحب ہے،(۱) کیوں کہ ابوداؤد اور حاکم کی حدیث میں ہے کہ یہودیوں کے خلاف کرو، وہ جوتوں اور موزوں میں نماز نہیں پڑھتے اور حضرت عمر نماز میں جوتے اتارنا مکروہ جانتے تھے۔ اس کے متعلق وضاحت فرمائیں۔

شوکانی نے کہا: صحیح اور قوی مذہب یہی ہے کہ جوتیاں پہن کر نماز پڑھنا مستحب ہے،(۲) اور جوتیوں میں اگر نجاست ہو تو زمین پر رگڑ دینے سے پاک ہوجاتی ہیں، خواہ کسی قسم کی نجاست ہو، خشک جرم دار ہو یا بے جرم۔ اس میں جرم دار سے کیا مراد ہے؟

الجواب

جوتوں میں نماز پڑھنا جائز ہے، بشرطیکہ وہ پاک ہوں،(۳) تاہم اس میں چند امور قابل لحاظ ہیں:

اول: سجدے میں انگلیوں کا زمین سے لگنا ضروری ہے،(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جس وضع کے جوتے (نعال، چپل) پہنے جاتے تھے وہ زمین پر انگلیوں کے لگنے سے مانع نہیں تھے۔ اگر کسی نے اسی وضع کے جوتے پہن رکھے ہوں تو ان کے اندر نماز پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں، لیکن اگر جوتے بند اور سخت ہوں جو انگلیوں کے زمین پر لگنے سے مانع ہوں تو ان کو پہن کر نماز پڑھنا محل اشکال ہے۔

دوم: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد کا فرش پختہ نہیں تھا، بلکہ کچے فرش پر کنکریاں تھیں، اس

---

(۱) شرح صحیح البخاری لابن بطال،باب الصلاة فی النعال: ٤٩/٢ ./فتح الباری لابن حجر،باب الصلاة فی الخفاف: ٤٩٤/١ .انیس

(۲) نیل الأوطار،باب الصلاة فی النعلین و الخفین: ١٥١/٢-١٥٣ .انیس

(۳) عن أبی سعید الخدری رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال: "بینمارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یصلی بأصحابه إذ خلع نعلیه فوضعهما عن یساره فلما رأی ذٰلک القوم، ألقوا نعالهم،فلما قضٰی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم صلاته قال: "ماحملکم علی إلقائکم نعالکم"؟ قالوا: "رأیناک ألقیت نعلیک فألقینا نعالنا،فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: إن جبریل أتانی فأخبرنی أن فیهما قذراً،أوقال أذی،وقال:إذا جاء أحدکم المسجد فلینظرفإن رأی فی نعلیه قذرًا فلیمسحه ولیصل بها". (سنن أبی داؤد،باب الصلاة فی النعل (ح: ٦٥٠)/سنن الدارمی،باب الصلاة فی النعلین (ح:١٤١٨)

(۴) (ومنها السجود)بجبهته وقدمیه،ووضع أصبع واحدة منهما شرط. (الدرالمختار)

(قوله وقدمیه)یجب إسقاطه،لأن وضع أصبع واحدة منهما یکفی کما ذکره بعدح. وأفاد أنه لولم یضع شیئًا من القدمین لم یصح السجود الخ. (ردالمحتار،کتاب الصلاة،بحث الرکوع والسجود: ٤٤٧/١)

لیے وہ حضرات جوتے سمیت اس فرش پر چلتے تھے اور اس کو عرف میں بے ادبی نہیں سمجھا جاتا، جیسا کہ اب بھی جو مسجد زیر تعمیر ہو، اس کے کچے فرش پر جوتوں سمیت چلنے کا معمول ہے، برعکس اس کے آج کل مساجد کے فرش پختہ ہیں اور ان پر دری، قالین وغیرہ کا فرش رہتا ہے، اور ایسے فرش کو جوتوں سے روندنا عرفاً سوءِ ادب شمار کیا جاتا ہے، اسی کے ساتھ یہ اضافہ بھی کرلیا جائے کہ مدینہ طیبہ کی پاک گلیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خشک اور پاک ہوتی تھیں، ان پر چلنے سے جوتے آلودہ نجاست نہیں ہوتے تھے، اس کے برعکس آج کی گلیوں اور بازاروں میں جوتوں کا پاک رہنا از بس مشکل ہے، اس لیے آج کل مسجد میں ایسے جوتے پہن کر آنا، انہی جوتوں سے قالین اور فرش کو روندتے ہوئے گزرنا اور پھر انہی آلودہ جوتوں میں نماز ادا کرنا یا اس کی اجازت دینا مشکل ہے۔

سوم: جیسا کہ سوال میں ذکر کیا گیا ہے کہ جوتوں میں نماز پڑھنے کا حکم یہود کی مخالفت کے لیے دیا گیا تھا، (۱) گویا جوتوں میں نماز پڑھنا بذات خود کوئی نیک کام نہیں، لیکن اپنے مقصد یعنی یہود کی مخالفت کی وجہ سے اس کو مستحب قرار دیا گیا۔ آج یہود کا جوتے اتارنا یا نہ اتارنا تو کسی کو معلوم بھی نہیں، لیکن نصرانیوں کا بوٹوں سمیت عبادت گاہوں کو روندنا سب کو معلوم ہے، پس جس طرح مخالفت یہود کی بنا پر یہ فعل مستحب تھا، آج انگریزوں کی موافقت وتقلید کی بنا پر یہ فعل مکروہ ہونا چاہیے۔

چہارم: علامہ شوکانی نے جوتوں میں نماز پڑھنے کو مستحب کہا ہے، حدیث شریف کے پیش نظر ہمارے نزدیک بھی مستحب ہے؛ بشرطیکہ مذکورہ بالا امور کو ملحوظ رکھا جائے، ورنہ یہی فعل مکروہ ہوگا، چنانچہ بعض اکابر (صحابہ وتابعین وائمۂ دین) نے ان شرائط کے بغیر مکروہ قرار دیا ہے۔ ان اقوال کی تفصیل شیخ کوثری کے مقالات (صفحہ: ۱۷۰، ومابعد پر) دیکھ لی جائے۔ (۲)

(۱) عن شداد بن أوس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "خالفوا اليهود، فإنهم لايصلون في نعالهم ولاخفافهم". (سنن أبي داؤد، باب الصلاة في النعل (ح: ٦٥٢)

(۲) (قوله وصلاته فيهما) أي في النعل والخف الطاهرين أفضل مخالفة لليهود، تاتارخانية. وفي الحديث: صلوا في نعالكم ولاتشبهوا اليهود، رواه الطبراني كما في الجامع الصغير رامزاً لصحته، وأخذ منه جمع من الحنابلة أنه سنة، ولو كان يمشي بها في الشوارع، لأن النبي صلى الله عليه وسلم وصحبه كانوا يمشون بها في طرق المدينة ثم يصلون بها. قلت: لكن إذا خشي تلويث فرش المسجد بها ينبغي عدمه وإن كانت طاهرة وأما المسجد النبوي فقد كان مفروشاً بالحصا في زمنه صلى الله عليه وسلم بخلافه في زماننا، ولعل ذلك محمل ما في عمدة المفتي من أن دخول المسجد متنعلا من سوء الأدب تأمل. (ردالمحتار، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها مطلب في احكام المسجد: ٦٥٧/١. دارالفكر. انيس)

پنجم: جوتوں کو اگر نجاست لگ جائے وہ جسم والی ہو اور خشک ہو جائے تو رگڑنے سے پاک ہو جائیں گے، لیکن اگر نجاست جسم دار نہ ہو جیسے شراب اور پیشاب یا جسم والی تو ہو مگر خشک نہ ہو بلکہ تر ہو، صرف رگڑنے سے جوتے پاک نہیں ہوں گے، کیوں کہ اس صورت میں رگڑنے سے نجاست زائل نہیں ہوتی۔(۱)

اس لیے علامہ شوکانی کا یہ کہنا کہ رگڑنے سے ہر نجاست پاک ہو جاتی ہے، عقل و نقل دونوں کے خلاف ہے۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳/۳۲۸-۳۳۰)

☆☆☆

(۱) ومنها الحت والدلك، الخف إذا أصابته النجاسة إن كانت متجسدة كالعذرة والروث والمنى يطهر بالحت إذا يبست وإن كانت رطبة فى ظاهر الرواية لا يطهر إلاّ بالغسل، الخ.(الفتاوىٰ الهندية: ١/ ٤٤، الفصل الأوّل فى تطهير الأنجاس)

(ويطهر خف ونحوه) كنعل (تنجس بذى جرم) وهو كل مايرى بعد الجفاف ولو من غيرها كخمر وبول أصابه تراب، به يفتىٰ.(الدر المختار)

(قوله بذى جرم) أى وإن كان رطبًا على قول الثانى وعليه أكثر المشائخ وهو الأصح المختار وعليه الفتوىٰ لعموم البلوىٰ ولإطلاق حديث أبى داؤد: إذا جاء أحدكم المسجد فلينظر فإن رأى فى نعله أذى أو قذرًا فليمسحه وليصل فيهما، كما فى البحر وغيره (قوله: هو كل مايرى بعد الجفاف) أى على ظاهر الخف كالعذرة والدم ومالا يرىٰ بعد الجفاف فليس بذى جرم، بحر، ويأتى تمامه قريبًا، (قوله ولو من غيرها) أى لو كان الجرم المرئى من غير النجاسة (قوله كخمر وبول، الخ) أى بأن ابتل الخف بخمر فمشىٰ به على رمل أو رماد فاستجسد فمسحه بالأرض حتى تناثر طهر، وهو الصحيح، بحر عن الزيلعى.(رد المحتار، باب الأنجاس: ١/ ٣٠٩، دار الفكر)

صحیح قول کے مطابق جوتے میں اگر نجاست غیر مرئی ہو تو بھی رگڑنے اور خشک ہونے سے پاک ہو جائے گا۔ انیس

نماز میں مکان کی پاکی کے مسائل

جس گھاس پر ماکول اللحم جانور نے بول براز کیا ہو، اس پر نماز درست ہے یا نہیں:

سوال: اگر گاؤخر بوقت خرمن کوبی بر گیاہ مقطوعہ بول و براز کنندہ برآں گیاہ نماز جائز باشد یا نہ؟ (۱)

الجواب

اس کی تطہیر کی صورت فقہانے یہ لکھی ہے کہ اس میں سے کچھ حصہ علیٰحدہ کر دیا جاوے تو اس صورت میں ہر دو حصے پاک سمجھے جاویں گے یعنی باقی رہا ہوا بھی اور وہ بھی جو علیحدہ کیا گیا۔ (۲) درمختار میں ہے:

(کما لو بال حمر)خصها لتغليظ بولها اتفاقاً(علىٰ)نحو(حنطة تدوسها فقسم أوغسل بعضه) أو ذهب بهبة أو أكل أو بيع كما مر(حيث يطهر الباقى)و كذا الذاهب لاحتمال وقوع النجس فى كل طرف كمسئلة الثوب. (۳)(فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۱۳۱/۲-۱۳۲)

جس میدان میں بکریاں بول و براز کرتی ہوں، وہاں نماز:

سوال: ایک میدان جس میں بکریاں چرتی ہیں، ظاہر ہے کہ بول و براز بھی کرتی ہوں گی، ایسے میدان میں نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے؟

هو المصوب

صورت مسئولہ میں اگر نجاست موجود نہیں ہے، تو اس جگہ نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں، اور اگر نجاست موجود ہے، تو دوسری جگہ نماز پڑھیں۔ (۴)

تحریر: محمد طارق ندوی۔ تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۴۶/۲)

(۱) ترجمہ: اگر جانور کھلیان میں پیداوار گاہنے کے وقت کٹے ہوئے گھاس پر پاخانہ پیشاب کر دیں تو کیا اس گھاس پر نماز جائز ہوگی یا نہ؟ انیس

(۲) اس صورت میں جبکہ معلوم نہ ہو کہ کونسا حصہ نجس ہے۔ انیس

(۳) الدر المختار علىٰ هامش ردالمحتار، باب الأنجاس، قبل مطلب فى حكم الصبغ و الاختضاب، الخ: ۳۰۲/۱، ظفير

(۴) كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلى قبل أن يبنى المسجد فى مرابض الغنم.(صحيح البخارى، كتاب الوضوء، باب أبواب الإبل و الدواب و الغنم و مرابضها، رقم الحديث: ۲۳٤)

پیال پر نماز:

سوال: ایام سرما میں اکثر پیال کا فرش بچھایا جاتا ہے اس پر نماز جائز ہے یا نہ؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

اگر پاک ہو تو جائز ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۲/۱۳۳-۱۳۴)

ہریالی پر نماز:

سوال: ہمارے مدرسہ میں دو نمازیں مدرسہ کے صحن میں پڑھی جاتی ہیں، ایک صاحب نے کہا کہ ہریالی پر نماز نہیں ہوتی، اس لیے کہ ناک اور پیشانی زمین کو نہیں لگتی، کیا یہ درست ہے؟ (عبدالاحد، بوتھ)

الجواب ــــــــــــــــــــ

صحن اگر پاک ہو تو وہاں نماز پڑھنا درست ہے۔(۲) نماز کے درست ہونے کے لیے ایسا فرش کافی ہے، جس پر پیشانی اور ناک ٹک جائے، زمین کا لگنا ضروری نہیں۔(۳) (کتاب الفتاویٰ:۲/۱۵۷)

کھاد والی گھاس پر نماز پڑھنا:

سوال: میرے محلّہ کی مسجد شریف کے صحن میں جو مسجد سے ملحق (متصل) ہے؛ موجودہ انتظامیہ بجائے پختہ کرنے کے گڑیا گوبر کی کھاد ڈال کر گھاس لگا رہی ہے اور ظاہر ہے گھاس کو زندہ رکھنے کے لئے پانی برابر دیا جاتا رہے گا، کیا یہ جگہ کسی قسم کی نماز کے لئے موزوں ہوگی یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

اس گھاس پر نماز دو صورتوں سے صحیح ہو سکتی ہے، ایک یہ کہ کھاد بالکل مٹی بن جائے اور اس کا علیحدہ وجود قطعاً نظر نہ

== وقال ابن منذر: أجمع كل من يحفظ عنه العلم على إباحة الصلاة في مرابض الغنم إلا الشافعي فإنه يقول: لا أكره الصلاة في مرابض الغنم إذا كان سليمًا من أبعارها و أبوالها (عمدة القاري شرح البخاري: ٦٥٣/٢)

ثم نقل عن الملتقط أنها لا تكره في مرابض الغنم إذا كان بعيدًا عن النجاسة. (ردالمحتار: ٤١٠/١)

(۱) ثم الشرط: لغةً، العلامة اللازمة و شرعًا ما يتوقف عليه الشيء و لا يدخل فيه، (هي) ستة (طهارة بدنه) الخ (و ثوبه) الخ (و مكانه) الخ. (الدرالمختار على هامش رد المحتار، باب شروط الصلاة: ٣٧٣/١، ظفير)

(۲) "تطهير النجاسة من بدن المصلي و ثوبه و المكان الذي يصلي عليه واجب". (الفتاویٰ الهندية: ٥٨/١، محشی)

(۳) "لو وضع كفه بالأرض وسجد عليها يجوز على الصحيح ولو بلا عذر والوجه في ذلك أن السجود لا يشترط أن يكون على الأرض بلا حائل". (الكبيري شرح منية المصلي، ص: ٢٨٥، محشی)

آئے، دوسری صورت یہ کہ گھاس اتنی گھنی اور بڑی ہو کہ اس میں سے کھاد تک نمازی کا کوئی عضو نہ پہنچے، کھاد سے نجس پانی جو گھاس کو لگا ہوگا وہ پانی جب گھاس پر سے خشک ہو جائے گا گھاس پاک ہو جائے گی۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۵/ شوال ۱۳۹۹ھ۔ (احسن الفتاویٰ: ۳/ ۴۴۰)

پاک چار پائی پر نماز جائز ہے:

سوال: تندرست آدمی کو چار پائی پر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں اور نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟ زید کہتا ہے جیسے تخت پر نماز پڑھنا جائز ہے چار پائی پر بھی جائز ہے۔ بکر کہتا ہے کہ آج تک نہ کسی کتاب میں دیکھا اور نہ علما کے اقوال سے ثابت ہے اور نہ بجز معذور کے کسی کو چار پائی پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب

چار پائی پر نماز صحیح ہے اور چار پائی مثل تخت کے ہے، کیونکہ جب گھٹنے اول چار پائی پر رکھے جائیں گے تو آگے سے سجدہ کی جگہ کھینچ کر سخت ہو جاوے گی اور مثل تخت کے ہو جاوے گی، پھر سجدہ میں کچھ حرج نہ ہوگا۔ اور عادت چار پائی پر نماز پڑھنے کی اس وجہ سے بھی نہیں ہے کہ چار پائیوں کا اعتبار نہیں ہوتا، اکثر ناپاک ہوتی ہیں لیکن جبکہ چار پائی پاک ہو تو پھر کچھ حرج نہیں۔(۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۲/ ۱۴۰)

چماروں کی تیار کردہ چٹائی پر نماز جائز ہے یا نہیں:

سوال: فی زمانہ جو صف، بوریا و چٹائی وغیرہ یہاں کے چماران تیار کرتے ہیں؛ بلا پاک کئے؛ ان پر نماز جائز ہے یا نہیں؟

---

(۱) (و) تطهر (أرض) ... (بيبسها) أی جفافها ولو بريح (وذهاب أثرها كلون) وريح (لـ)أجل (صلاة)عليها". (الدر المختار على صدر ردالمحتار، باب الأنجاس: ۱/ ۳۱۱)

"وإذا ذهب أثر النجاسة عن الأرض وقد جفت ولو بغير الشمس على الصحيح، طهرت وجازت الصلاة عليها، لقوله عليه السلام: " أيما أرض جفت فقد زكت، الخ". (مراقی الفلاح، باب الأنجاس، ص: ١٦٤)

عن أبی قلابة قال: إذا جفت الأرض فقد زكت. (مصنف ابن أبی شيبة، من قال: إذا كانت جافة فهو زكاتها (ح: ٦٢٥) انيس)

(۲) لو سجد على الحشيش أو التبن، الخ، إن استقر جبهته وأنفه ويجد حجمه يجوز. (الفتاویٰ الهندية: ٦٩/١، الفصل الأول فی فرائض الصلاة)

أما شرائط أركان الصلاة فمنها الطهارة بنوعيها من الحقيقية والحكمية والطهارة الحقيقية هی طهارة الثوب والبدن ومكان الصلاة عن النجاسة الحقيقية. (بدائع الصنائع، شرائط الأركان: ١١٤/١، ظفير)

الجواب

وہ بوریا اور صف پاک ہیں، نماز ان پر درست ہے کچھ وہم نہ کرنا چاہئے۔
لأن اليقين لايزول بالشک. فقط(۱) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۳۴/۲)

جیل خانہ کی بُنی ہوئی جائے نماز کا استعمال درست ہے:

سوال: جیل خانہ سے خرید کردہ جائے نماز پر نماز ہوسکتی ہے یا نہیں جس کو قیدی بُنتے ہیں؟

الجواب

جائز ہے۔(۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۳۸/۲)

جیل خانہ کی جائے نماز پر نماز پڑھنے کا حکم:

سوال: مجھے پشاور سنٹرل جیل سے ایک دوست نے ایک جائے نماز بھیجی ہے، کیا میں اس پر نماز پڑھ سکتا ہوں، جبکہ وہاں ہر قسم کے لوگ رہتے ہیں؟

الجواب

نماز پڑھنے کے لیے جائے نماز کا پاک ہونا ضروری ہے، چونکہ یہ پاکی یقینی ہوتی ہے جو شک سے زائل نہیں ہوتی، اس لیے جیل سے آیا ہوا جائے نماز پاک ہے اور اس پر نماز پڑھنا درست ہے۔
لما قال العلامة الحصكفي: لوشک في نجاسة ماء أوثوب أوطلاق أوعتق لم يعتبر. (الدر المختار)
قال ابن عابدين: (تحت قوله ولوشک) في التاتارخانية من شک في إنائه أوثوبه أوبدنه أصابته نجاسة أولا فهوطاهرما لم يستيقن الخ. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، قبيل مطلب في أبحاث **الغسل**: ۱۵۱/۱)(۳) (فتاویٰ حقانیہ: ۷۵/۳)

---

(۱) ولوشک في نجاسة ماء أوثوب الخ لم يعتبر. (الدر المختار)
(قوله ولوشک، الخ) في التاتارخانية: من شک في إنائه أوثوبه أوبدنه أصابته نجاسة أولا فهوطاهر الخ وكذا ما يتخذه أهل الشرک أوالجهلة من المسلمين كالسمن والخبز والأطعمة والثياب آه ملخصًا. (رد المحتار، كتاب الطهارة، قبيل مطلب في أبحاث الغسل: ۱۴۰/۱، ظفير)
(۲) اس لئے کہ پاک ہے۔ اليقين لايزول بالشک. (الأشباه والنظائر، ص: ۷۵)
غیر مسلم یا جاہل مسلمان کا بُنا ہوا کپڑا اور دوسری چیز پاک ہے۔ پھر یہ اصول میں ہے کہ کسی چیز کے ناپاک ہونے میں شک ہو تو اس کا اعتبار نہیں ہے۔
"ولوشک في نجاسة ... الخ. (رد المحتار، كتاب الطهارة، قبيل مطلب في أبحاث الغسل: ۱۴۰/۱، ظفير)
(۳) الفتاویٰ التاتارخانية، كتاب الطهارة، مسائل الشک

مشکوک جائے نماز پر نماز پڑھنا:

سوال: ہمارے علاقے کے ممبر صوبائی اسمبلی نے علاقے کی مرکزی جامع مسجد کے لیے جو حال ہی میں تعمیر ہوئی ہے، اس کے لیے کارپٹ، جائے نمازیں دی ہیں، اب وہ مسجد میں بچھادی گئی ہیں، مسئلہ یہ ہے کہ کچھ لوگ ان پر نماز نہیں پڑھتے، ان کا کہنا یہ ہے کہ یہ چند برس پہلے نہایت خستہ حال تھے، مگر اب وہ کروڑوں کے مالک ہیں، جو ناجائز ذرائع سے کمائے گئے ہیں۔ اس لیے یہ کارپٹ بھی حرام پیسوں سے خریدے گئے ہیں، اور حرام پیسوں سے خریدے گئے کارپٹ پر نماز نہیں ہوسکتی، لہٰذا ہم بھی اس پر نماز نہیں پڑھیں گے، شریعت کا اس بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب

اگر حرام اور ناجائز پیسے سے مسجد کے لیے قالین خریدی گئی ہیں، تو ان پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (١)

(آپ کے مسائل اور ان کا حل: ٣/٣٤٧-٣٤٨)

مصلّٰی کا کونہ ناپاک ہو تو نماز ہوجائے گی:

سوال: مصلی کا ایک کونہ ناپاک ہوگیا، تو کیا اس ناپاک جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ یا دوسرے کونہ پر کھڑا ہو کر نماز پڑھنے سے نماز ہوگی یا نہیں، یا اس کونے کے ناپاک ہونے کی وجہ سے تمام مصلی کو ناپاک کہیں گے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملهم الصواب

اس صورت میں نماز ہوجائے گی، صرف دونوں پاؤں، دونوں ہاتھوں، گھٹنوں اور سجدہ کی جگہ پاک ہونا شرط ہے۔

في شروط الصلاة من التنوير: هي طهارة بدنه من حدث وخبث وثوبه ومكانه.

وفي الشرح: أي موضع قدميه أو إحداهما إن رفع الأخرى وموضع سجوده اتفاقًا في الأصح، لاموضع يديه وركبتيه على الظاهر إلا إذا سجد علىٰ كفه. (الدر المختار)

وقال ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ في شرح قول الشارح وكذا ما يتحرك بحركته: أي شيء متصل به يتحرك بحركته ... بخلاف مالم يتصل كبساط طرفه نجس و موضع الوقوف و الجبهة طاهر فلايمنع مطلقًا.

(قوله ومكانه) فلا تمنع النجاسة في طرف البساط ولو صغيرًا في الأصح.

(قوله على الظاهر) أي ظاهر الرواية كما في البحر، لكن قال في منية المصلي: قال في العيون:

(١) قال تاج الشريعة: أما لو أنفق في ذلك مالاً خبيثًا ومالاً سببه الخبيث والطيب فيكره لأن الله تعالىٰ لايقبل إلَّا الطيب فيكره تلويث بيته بما لايقبله...الخ. (ردالمحتار: ١/٦٥٧، طبع سعيد، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها)

هـذه رواية شاذة،آه،وفي البحر:واختار أبو الليث أن صلاته تفسد وصححه في العيون،آهـ.وفي النهر:وهو المناسب لإطلاق عامة المتون،وأيده بكلام الخانية.قلت:وصححه في متن المواهب ونـور الإيـضـاح والـمـنية وغيـرهـا،فكان عليه المعول.وقال في شرح المنية:وهو الصحيح،لأن اتصال العضو بالنجاسة بمنزلة حملها وإن كان وضع ذلك العضو ليس بفرض. (رد المحتار،باب شروط الصلاة: ۳۷٤/۱)**فقط واللّٰه تعالیٰ أعلم**

۲۸/شوال ۱۳۸۸ھ۔(احسن الفتاویٰ:۳/۴۲۲)

ڈیکوریشن کی دریوں پر کپڑا بچھا کر نماز پڑھنا چاہیے:

سوال: ہمارے محلے کی مسجد میں نماز کے لیے ڈیکوریشن سے جو دریاں آتی ہیں، وہ بہت گندی ہوتی ہیں اور اسی میں سب لوگ نماز پڑھتے ہیں، تو کیا اس پر نماز جائز ہے کہ نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

کرائے کی جو دریاں آتی ہیں، ان کا پاک ہونا معلوم نہیں۔ اس لیے ان پر کپڑا بچھائے بغیر نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔(۱)

(آپ کے مسائل اور ان کا حل:۳/۳۴۸)

رنگی ہوئی یا منقش جائے نماز پر نماز پڑھنا:

سوال: مصلے پر اگر مسجد وغیرہ کی تصویر ہو تو اس پر نماز جائز ہے یا نہیں۔ کیوں کہ ہر رنگ میں شراب ملی ہوئی ہوتی ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

نماز جائز ہے اور اگر رنگ میں شراب ملے ہونے کا احتمال ہے، تو اس کو پاک کر لے اور پھر نماز اس پر پڑھے۔(۲) البتہ مصور یا منقش مصلے پر نماز پڑھنا علاوہ احتمال نجاست کے خود بھی بہتر نہیں۔ کیوں کہ قلب اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ مصلے کا سادہ ہونا بہتر ہے۔(فتاویٰ دار العلوم مسمی امداد المفتین:۲/۲۷٦)

(۱) **تطهير النجاسة من بدن المصلي وثوبه والمكان الذي يصلّي عليه واجب.**(الفتاویٰ الهندية: ۵۸/۱)

نوٹ: یہ حکم اطمینان قلب کے لیے ہے۔ ورنہ کرایہ کی دریوں کے ناپاک ہونے کا جب تک غالب گمان نہ ہو، وہ دریاں پاک رہتی ہیں۔ شریعت میں شک وشبہ کا کوئی اعتبار نہیں، اگر دریوں کی ناپاکی کا غالب گمان ہو تو وہ ناپاک ہیں۔

عـن الـحسن بن علي قال:حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم "دع ما يريبك إلى مالا يريبك فإن الصدق طـمـانية وإن الـكـذب ريبة".(مسـنـد الإمـام أحمد،حديث الحسن بن علي (ح: ۱۷۲۷)/سـنـن الترمذي،باب (ح: ۲۵۱۸)/ مسند البزار (ح: ۱۳۳٦)/مسند أبي يعلى الموصلي(ح: ٦۷٦۲)/المستدرك للحاكم،كتاب الأحكام (ح: ۷۰٤٦)انيس)

(۲) ﴿**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ**﴾.(سورة المائدة: ۹۰)

وہ مصلیٰ یا چادر جس پر خانہ کعبہ یا مسجد نبوی کا نقشہ ہو، اس پر بیٹھنا اور نماز پڑھنا کیسا ہے:

سوال: مسلمان حرمین شریفین سے ایسے مصلے لاتے ہیں جو رنگ برنگ اور پھول پھال والے ہوتے ہیں اور ان پر بیت اللہ شریف اور مسجد نبوی علیہ السلام کے گنبد کا نقشہ بھی رہتا ہے اور اپنی نمازوں میں مسجد میں امامت کی جگہ پر اور اب اسی طرح کی چادریں بنی ہوئی لاکر پوری صف میں بچھاتے ہیں جن پر لامحالہ لوگوں کے پیر پڑتے ہیں، ایسے مصلے اور ایسی چادروں کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟ ہمارے اسلاف رحمہم اللہ کا معمول کیا رہا؟ اکابرین کیا فرماتے ہیں؟

محمد یوسف باوا (لندن)

الجواب ــــــــــــــــــــــــــ و باللّٰہ التوفیق

حرمین شریفین سے مصلے جولائے جاتے ہیں جن پر پھول، بوٹے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ اگر بیت اللہ شریف یا گنبد خضراء کا نقشہ اس پر صحیح اور صاف طور سے نمایاں ہو کہ اس کے دیکھتے ہی ان کی اصل صورت سامنے آجاتی ہو تو اس پر پیر رکھنا یا سجدہ کرنا دونوں ناجائز ہوگا۔ اس لیے کہ کعبۃ اللہ اور گنبدِ خضراء دونوں کا شعائر دینی سے ہونا مسلم اور ظاہر ہے اور تمام دینی شعائر کا احترام وتعظیم واجب ہے۔

كما أشار إليه قوله تعالىٰ: ﴿وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾. (سورة الحج: ٣٢)(١)

وأيضًا من المسئلة مسلمة، أي تحريم الحرمات واجب كما في المرقاة شرح المشكوٰة. (٢)

اور معظم ومحترم چیز کو پیروں سے روندنا اس کی اہانت کو مستلزم ہونا اور ناجائز ہونا ظاہر ہے اور یہ دونوں نقشے اگرچہ عین کعبہ اور عین گنبدِ خضراء نہیں ہیں، لیکن ان کے عکاس وترجمان اور ان پر دال ہیں۔ اس لیے ان کی اہانت اور توہین بھی ان دونوں کی اہانت اور توہین کو مستلزم ہوگی اور ناجائز ہوگی اور یہیں سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ جب عینِ کعبۃ اللہ پر سجدہ کرنا درست نہیں، **كما صرح به العلماء** کہ کعبۃ اللہ مسجود لہ نہیں بلکہ صرف مسجود الیہ ہے اور وہ بھی بطور امر تعبدی اور غیر مدرک بالقیاس ہونے کے درجہ میں محض اللہ کے حکم سے کہ کعبہ کی جانب سجدہ کرو، کعبہ کی جانب سجدہ کیا

(١) و معظم شعائر اللّٰه أربعة: القرآن، والكعبة، والنبي، والصلاة. (حجة اللّٰه البالغة، باب تعظيم شعائر اللّٰه: ١/١٣٣. انيس)

(٢) عن أبي سعيد عن النبي صلى اللّٰه عليه وسلم قال: أللّٰهم إن إبراهيم عليه الصلاة والسلام حرم مكة فجعلها حرامًا وإني حرمت المدينة حرامًا بين مازميها أن لايهراق فيها دم ولا يحمل فيها سلاح لقتال ولا يخبط فيها شجرة إلا لعلف. (الصحيح لمسلم، باب الترغيب في سكن المدينة والصبر (ح: ١٣٧٤)

قال التوربشتي صاحب شرح مسلم أول شراح المصابيح: قوله عليه الصلاة والسلام: "حرمت المدينة"، أراد بذلك تحريم التعظيم دون ماعداه من الأحكام المتعلقة بالحرم. (مرقاة المفاتيح، باب حرم المدينة: ٥/١٨٧٥. انيس)

جاتا ہے، کعبہ کو سجدہ نہیں کیا جاتا ہے، بلکہ اللہ کو سجدہ کیا جاتا ہے۔اس لیے کعبہ کو سجدہ کرنا شرک کہا گیا ہے۔(۱) تو گنبد خضراء کو یا گنبد خضراء پر سجدہ کرنا بدرجہ اولیٰ شرک اور ناجائز ہوگا۔

پس یہ نقشے جب ان دونوں کے ترجمان وعکاس ہیں، تو ان دونوں نقشوں پر بھی سجدہ کرنا ناجائز وحرام ہوگا۔اگر یہ چیز شرک نہ ہو تو ایہام شرک اس سے ضرور ہوگا اور یہ ایہام شرک بھی ممنوع ہو جائے گا اور اگر وہ نقشے صاف اور نمایاں نہ ہوں یا غلط ہوں اور کسی ذی روح کی تصویر یا صلیب وغیرہ کسی کفر کے شعار کے نقوش نہ ہوں تو اس پر نماز پڑھنا بے تکلف جائز رہے گا، بشرطیکہ شاغل مصلی نہ بنے ورنہ مکروہ ہوگا، یہی حکم بعینہٖ اور اسی تفصیل کے ساتھ ان منقش چادروں کا بھی ہوگا کہ جن پر نماز پڑھی جائے، فقط واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد نظام الدین اعظمی، مفتی دار العلوم دیوبند سہارنپور۔(منتخبات نظام الفتاویٰ:۱۶۲/۱-۱۶۴)

اونی کمبل پر نماز پڑھنا:

سوال: اون کے کپڑے مثلاً کمبل وغیرہ پر سجدہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ ہمارے ہاں ایک مولانا نے کہا ہے کہ اون پر سجدہ کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ حکم زمین پر سجدہ کرنے کا ہے۔

الجواب

اونی کمبل پر نماز پڑھنا درست ہے، پیشانی کو بوقت سجدہ خوب جما کر رکھے کہ کمبل کی تہہ مزید نہ دب سکے، سجدہ کی جگہ کا ازجنس تراب ہونا شرط نہیں، البتہ افضل یہ کہ ہے سجدہ زمین پر کیا جائے یا ایسی چیز پر جو زمین سے پیدا ہوتی ہے۔(۲)

لکن الأفضل عندنا السجود علی الأرض أو علٰی ما تنبته،الخ. (ردالمحتار: ٤٧٠/١) (۳)

نیز شامی میں ہے:

فصح علٰی طنفسة وحصیر،الخ. (ردالمحتار: ٤٦٨/١)(۴) **فقط و اللّٰہ أعلم**

بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ نائب مفتی، ۷/۷/۱۳۸۵ھ۔الجواب صحیح: خیر محمد عفا اللہ عنہ مہتمم جامعہ ہٰذا۔(خیر الفتاویٰ:۲۸۳/۲)

---

(۱) حتی لو سجد للکعبة نفسها کفر،قال الشامی:فإن المسجود له هو اللّٰه تعالٰی والتوجه إلی الکعبة مأموربه کما تقدم کان السجود لنفس الکعبة کفرًا.(الدرالمختار مع ردالمحتار،کتاب الصلاة،مبحث فی استقبال القبلة: ٢٨٦/١)

(۲) عن میمونة قالت:کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یصلی علی الخمرة فیسجد،فیصیبنی ثوبه وأنا إلی جنبه وأناحائض.(مسندالإمام أحمد،حدیث میمونة بنت الحارث (ح:٢٦٨٠٨)/انیس)

(۳) فصل کیفیة الصلاة،بحث السجود،تحت قول الدروصحح الحلبی ... : ٥٠٢/١،بیروت،انیس

(۴) فصل کیفیة الصلاة،بحث السجود، تحت قول الدروأن یجد حجم الأرض: ٥٠٠/١،بیروت،انیس

ایسے پلاسٹک پر نماز جس کی نچلی جانب نجس ہو:

سوال: پلاسٹک اور نائلون کو ملا کر ایک کپڑا تیار کیا گیا ہے، جو دبیز بھی ہے اور اس میں پانی جذب نہیں ہوتا، کیا ایسا کپڑا اگر نیچے کی طرف سے ناپاک ہوجائے یا اس کو ناپاک یا مشتبہ جگہ بچھا کر اس کے اوپر نماز پڑھی جائے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

ہر ایسی چیز کہ اس میں ایک جانب لگی ہوئی نجاست دوسری طرف سرایت نہ کرے؛ اس کی پاک جانب پر نماز درست ہے، اسی طرح ناپاک یا مشتبہ زمین پر ایسا پلاسٹک بچھا کر نماز جائز ہے، بلکہ ایسے شفاف پلاسٹک پر بھی نماز درست ہے؛ جس کے اندر سے نیچے کی نجاست نظر آتی ہو، **كما قالوا في الزجاج**،(١) البتہ اگر کپڑا اتنا باریک ہو کہ اس میں سے نجس زمین یا نجاست نظر آتی ہو یا نجاست کی بدبو محسوس ہو، تو اس پر نماز درست نہیں۔

قال في الشامية عن البدائع: وعلىٰ هذا لو صلى علىٰ حجر الرحى أو باب أو بساط غليظ أو مكعب أعلاه طاهر وباطنه نجس عند أبي يوسف لا يجوز نظرًا إلىٰ اتحاد المحل، فاستوى ظاهره وباطنه كالثوب الصفيق، وعند محمد يجوز؛ لأنه صلى في موضع طاهر كثوب طاهر تحته ثوب نجس، بخلاف الثوب الصفيق لأن الظاهر نفاذ الرطوبة إلى الوجه الآخر، آه. وظاهره ترجيح قول محمد وهو الأشبه ... وذكر في المنية وشرحها: إذا كانت النجاسة علىٰ باطن اللبنة أو الآجرة و صلى علىٰ ظاهرها جاز، وكذا الخشبة إن كانت غليظة بحيث يمكن أن تنشر بصفين فيما بين الوجه الذي فيه النجاسة والوجه الآخر وإلا فلا، آه.

وذكر في الحلية أن مسألة اللبنة والآجرة على الاختلاف المار بينهما، وأنه في الخانية جزم بالجواز، وهو إشارة إلى اختياره وهو حسن متجه، وكذا مسألة الخشبة على الاختلاف، وأن الأشبه الجواز عليها مطلقًا، ثم أيده بأوجه فراجعه.

وأيضًا فيها تحت (قوله ومبسوط علىٰ نجس، الخ) عن شرح المنية: وكذا الثوب إذا فرش على النجاسة اليابسة، فإن كان رقيقًا يشف ما تحته أو توجد منه رائحة النجاسة علىٰ تقدير أن لها رائحة لا تجوز الصلٰوة عليه وإن كان غليظًا بحيث لا يكون كذلك جازت، آه. (رد المحتار: ١/ ٥٨٦، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبل مطلب في المشي في الصلاة) **فقط والله تعالىٰ أعلم**

١٧ ربیع الاول ١٣٨٩ھ۔ (احسن الفتاویٰ: ٣/ ٤٢٣-٤٢٤)

---

(١) وفي القنية: لو صلى على زجاج يصف ما تحته قالوا جميعاً يجوز، الخ. (ردالمحتار، باب شروط الصلاة، قبيل مطلب في ستر العورة: ١/ ٤٠٣. انيس)

پلاسٹک کا مصلی:

سوال: آج کل پلاسٹک کی جائے نماز کا رواج ہوگیا ہے خاص کر سفر میں ایسے مصلی استعمال کئے جاتے ہیں، اگر ایسا مصلی ایسی جگہ پر بچھا دیا جائے جہاں نجاست ہو تو کیا اس پر نماز ادا کی جاسکتی ہے؟ (عبدالقادر، کلکتہ)

الجواب

نماز کے لیے ایسی جگہ تلاش کرنی چاہیے جو پاک بھی ہو اور صاف بھی ہو اور طبیعت کو وہاں نماز ادا کرنے میں پورا انشراح ہو، اس سے نماز میں خشوع اور خضوع کی کیفیت باقی رہتی ہے جب قلب کو اطمینان نہ ہو تو عبادت بھی بے لطف ہوجاتی ہے۔ تاہم اس سلسلہ میں اصول یہ ہے کہ اگر نجاست خشک ہو تب تو اس مصلی پر نماز پڑھنا درست ہے، اگر مرطوب نجاست ہو اور نجاست کا اثر نیچے کی سطح سے اوپر تک نہیں پہنچ پائے اور اوپری سطح پر نجاست کی بو محسوس نہیں کی جائے، تو اس پر نماز ادا کی جاسکتی ہے۔ فقہا نے ایسے موٹے کپڑے پر نماز ادا کرنے کی اجازت دی ہے، جس کو مرطوب نجاست پر ڈال دیا جائے اور کپڑے کے اوپر بو محسوس نہ ہو۔(۱) فقط واللہ اعلم بالصواب (کتاب الفتاویٰ:۸۹/۲)

شیر، چیتے کی کھال پر نماز:

سوال: شیر اور چیتے کی کھال بہت قیمتی ہوا کرتی ہے، میں نے بعض ملکوں میں دیکھا ہے کہ لوگ جائے نماز کے طور پر بھی ان کا استعمال کرتے ہیں، جب کہ یہ جانور درندوں کے قبیل سے ہیں، کیا ان پر نماز پڑھنا صحیح ہے؟
(سید صادق حسین، ملک پیٹ)

الجواب

چیتا اور شیر ان جانوروں میں سے ہے کہ اگر ان کی کھال کو دباغت دے دی جائے، تو وہ پاک ہوجاتی ہیں۔ اس لیے ان کا استعمال کرنا درست ہے اور نماز ادا ہوجائے گی۔

علامہ شامی لکھتے ہیں:

"ولا بأس بجلود النمر والسباع كلها إذا دبغت أن يجعل منها مصلى أو منبر السرج".(۲)

(۱) حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح:۱۱۲.

(وإن كانت النجاسة رطبة فألقى عليها لبدا أو ثنى ماليس ثخينًا أو كسبها بالتراب فلم يجد ريح النجاسة جازت صلاته. (مراقی الفلاح شرح نور الإيضاح، باب شروط الصلاة وأركانها:۲۰۸. انيس)

(۲) حاشية ابن عابدين مع الدر المختار:۵۰۶/۹، كتاب الحظر والإباحة، أول فصل فی اللبس

البتہ چوں کہ لوگ درندہ کے چمڑوں پر از راہ تکبر بیٹھا کرتے تھے، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سواری بنانے یعنی جانور پر زین بنانے سے منع کیا ہے۔(۱)

اس سے خیال ہوتا ہے کہ ایسے چمڑوں پر بیٹھنا بھی کراہت سے خالی نہیں۔ لہٰذا درندہ کے چمڑوں کو جائے نماز بنانے سے اجتناب کرنا بہتر ہے۔ (کتاب الفتاویٰ:۲/۱۵۸)

حلال جانور کی دباغت شدہ کھال کی جائے نماز پاک ہے:

سوال: کیا ہرن کی کھال کی بنی ہوئی جائے نماز پر ادائیگی نماز میں کوئی حرج ہے؟

الجواب

کوئی حرج نہیں، جانوروں کی کھال دباغت کے بعد پاک ہو جاتی ہے، اس پر نماز ادا کی جا سکتی ہے۔(۲)

(آپ کے مسائل اور ان کا حل:۳/۳۴۸)

میز وغیرہ پر ناپاک روغن اور پالش لگایا گیا ہو، اس پر بغیر کپڑا اڈالے نماز پڑھنا کیسا ہے:

سوال: آج کل میز وغیرہ سب پر جو روغن ہوتا ہے، اس پالش میں شراب کی آمیزش مسموع ہے، دریں صورت بلا بسط ثوب اس پر نماز جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

ایسی میز پر بلا بسطِ ثوب نماز پڑھنا خلافِ احتیاط ہے۔(۳)

۱۲/رمضان ۱۳۴۷ھ۔ (امداد الاحکام:۲/۹۷-۹۸)

---

(۱) مشکوة المصابیح ، رقم الحدیث : ٤٣٥٥ _ ٤٣٥٧ _

عن أبي المليح بن أسامة عن أبيه أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم نهى عن جلود السباع. (سنن أبي داؤد، باب في جلود النمور والسباع (ح: ٤١٣٢)

عن أبي شيخ الهنائي أن معاوية قال لنفر من أصحاب رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم أنه نهى أن يفترش جلود السباع. (مصنف عبدالرزاق، باب جلود السباع (ح::٢١٦) انيس)

(۲) (كل إهاب) ... (دبغ) ... (وهو يحتملها طهر) فيصلى به ويتوضأ منه. (الدر المختار مع رد المحتار: ٢٠٣/١) كتاب الطهارة، مطلب في أحكام الدباغة، انيس)

(۳) ولو مُوِّهَ الحديد بالماء النجس يُمَوَّهُ بالطاهر ثلاثًا فيطهر خلافًا لمحمد، فعنده لا يطهر أبدًا وهذا في الحمل في الصلاة ، أما لو غسل ثلاثًا ثم قطع به نحو بطيخ أو وقع في ماء قليل لا ينجسه فالغسل يطهر ظاهره إجماعًا. (رد المحتار، باب الأنجاس، تحت قول الدر: مما يتشرب النجاسة،: ٣٣٢/١. دار الفكر، انيس)

میت کے غسل کے لئے استعمال شدہ پاک تختہ پر نماز درست ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ تختہ نماز پر ایک بچے کی میت کو غسل دیا گیا اب اس تختہ پر نماز ہوسکتی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔ (المستفتی: منشی محمود مانسہرہ)

الجواب

واضح رہے کہ صحت صلوٰۃ کے لئے طہارت مکان شرط ہے، پس اگر یہ تختہ پاک ہو تو اس پر نماز پڑھنا درست ہوگا۔(۱)
والظاهر هي الطهارة وإلا فلم يصح صلاة الجنازة،أيضًا، فافهم وتدبر وهو الموفق (فتاویٰ فریدیہ:۲/۲۱۵-۲۱۶)

نماز غسل خانہ میں جائز ہے یا نہیں:

سوال: درحمام نماز جائز است یا نہ؟(۲)

الجواب

نماز درحمام مکروہ است۔(۱)بدووجہ: یکے آنکہ حمام جائے غسالہ است، ودیگر آنکہ آں خانۂ شیاطین است۔(۴)
قد عقد الحديث العلامة نجم الدين الطرسوسي في منظومته الفوائد،فقال:
نهى الرسول محمد خير البشر☆ عن الصلاة في بقاع تعتبر☆معاطن الجمال ثم مقبره☆
مزبلة طريق ثم مجزره☆وفوق بيت الله والحمام☆والحمد لله على التمام☆(۵)فقط
(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۲/۱۳۵)

---

(۱) وفي الهندية:تطهير النجاسة من بدن المصلي وثوبه والمكان الذي يصلي عليه واجب هكذا في الزاهدي في باب الأنجاس.(الفتاویٰ الهندية،الفصل الأول في الطهارة: ۵۸/۱)

(۲) غسل خانہ میں نماز جائز ہے یا نہیں؟ انیس

(۳) وكذا تكره في أماكن كفوق كعبة وفي طريق الخ ومغتسل وحمام. (الدرالمختار علی هامش رد المحتار، كتاب الصلاة: ۳۵۲/۱-۳۵۳،ظفير)قبل باب الأذان،قبيل مطلب تكره الصلاة في الكنيسة)

عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:الأرض كلها مسجد إلا الحمام والمقبرة.(السنن الماثورة للشافعي،باب ماجاء في فضل النبي صلى الله عليه وسلم (ح: ۱۸۶)/سنن أبي داؤد،باب في المواضع التي لا تجوز فيها الصلاة (ح:۴۹۲)انيس)

(۴) خلاصۂ جواب: غسل خانہ میں نماز مکروہ ہے۔دووجہ سے،ایک یہ کہ وہ غسل کردہ پانی کی جگہ ہے اور دوسرے یہ کہ وہ شیطان کا گھر ہے۔انیس

(۵) الدرالمختار علی هامش ردالمحتار،كتاب الصلوٰة: ۳۵۲/۱،ظفير) تحت قول الدر كفوق كعبة،كتاب الصلوٰة،قبل باب الأذان،قبيل مطلب تكره الصلاة في الكنيسة)

==

طہارت خانہ کی چھت پر نماز:

سوال: ایک مسجد میں صحن بیت الخلا کی چھت سے متصل ہے، جب جمعہ وغیرہ کے موقع پر لوگ زیادہ ہوجاتے ہیں، تو طہارت خانہ کی چھت پر نماز ادا کرتے ہیں، ہماری مسجد کے ایک مصلی صاحب کا خیال ہے کہ طہارت خانہ کی چھت پر نماز درست نہیں ہوتی؟ (محمد اسحٰق، حیدرآباد)

الجواب

یہ بات درست نہیں کہ مسجد شرعی کے نیچے بیت الخلا یا طہارت خانہ بنایا جائے، یہ احترام مسجد کے خلاف ہے۔ البتہ اگر مسجد تو نہ ہو، لیکن مسجد سے متصل ہو اور بوقت ضرورت لوگ اس پر نماز پڑھ لیتے ہوں، تو یہ درست ہے۔ کیونکہ ناپاکی سطح زمین میں ہے اور نماز پڑھنے کی جگہ اور سطح زمین کے درمیان خلا اور چھت کا فاصلہ موجود ہے اور ایسے فاصلہ کے ساتھ نماز پڑھنا درست ہے۔

"وإذا صلى على حجر الرحى أو على باب أو على بساط غليظ أو علىٰ مكعب ظاهره طاهر وباطنه نجس يجوز عند محمد رحمه الله وبه كان يفتي الشيخ أبوبكر الإسكاف وهو الأشبه بالترجيح". (۱)

مذکورہ صورت میں بھی نجاست اور نماز پڑھنے والے کے درمیان چھت حائل ہے، اس لئے نماز درست ہوجائے گی۔

(کتاب الفتاویٰ: ۲/۱۵۸۔۱۵۹)

نالہ کے اوپر نماز:

سوال: ہماری مسجد کا حجرہ جس میں امام صاحب رہتے ہیں، وہ اور وضوخانہ اور استنجا خانہ یہ سب مسجد سے متصل نالہ کی زمین پر بنے ہیں اور اب مسجد کی زمین کے ساتھ حجرہ، وضوخانہ اور استنجا خانہ کے اوپر کا حصہ مسجد کی دوسری منزل میں شامل کیا گیا ہے تو دوسری منزل کے اس حصہ میں جہاں نیچے حجرہ وغیرہ نالے کی زمین پر ہے، اس میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ نماز درست ہوگی یا نہیں؟

== عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى أن يصلى في سبعة مواطن: في المزبلة والمجزرة والمقبرة وقارعة الطريق وفي الحمام وفي معاطن الإبل وفوق ظهر بيت الله.(سنن الترمذي،باب ماجاء في كراهية ما يصلى إليه وفيه (ح:٣٤٦)/انيس)

(۱) الفتاوىٰ الهندية : ٦٢/١.(الفصل الثاني في طهارة مايستر به العورة/وكذا في بدائع الصنائع،فصل بيان مايقع به التطهير : ٨٣/١.انيس)

ھو المصوب

وضوخانہ استنجا خانہ نالہ کی زمین ہے، اس کے اوپر کا حصہ مسجد میں شامل کردینے سے وہ مسجد کے حکم میں ہوگا۔ اس پر نماز پڑھنا درست ہے۔

تحریر: محمد ظہور ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۴۲/۲)

رنڈی (فاحشہ) کے بالا خانہ کے نیچے کے مکان میں نماز درست ہے یا نہیں:

سوال: ایک مکان سرکار جنید کا ہے، اس نے کسی وجہ سے ایک رنڈی کو دیدیا، جب چاہے ضبط کرلیتا ہے، اس کے نیچے دوکانیں ہیں ان کو کرایہ پر لے رکھا ہے، اس میں نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب

اس مکان مذکور میں نماز پڑھنا صحیح ہے نماز ہوجاتی ہے۔ (۱)

لیکن اولیٰ یہ ہے کہ مسجد میں نماز پڑھیں۔ (۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۴۰/۲)

کوئلہ کی کان میں نماز پڑھنے کے متعلق ایک استفتا:

سوال: جس جگہ ہم لوگ رہتے ہیں وہاں پر کھادہے، کوئلہ کی زمین کے اندر سے کوئلہ نکالا جاتا ہے، لہذا جو لوگ مسلمان غریب اس میں کام کرتے ہیں کوئلہ کاٹتے ہیں اور گاڑیوں میں بھرتے ہیں، وہاں پر پانی ملتا ہے، مگر اندھیرا سخت، قیامت کا نمونہ ہے، وہاں پر لوگ نماز پڑھتے ہیں، لیکن مسئلہ پوچھتے ہیں، کیونکہ جس جگہ وہ لوگ کام کرتے ہیں، جگہ بہت خراب ہے اور حالت یہ ہے کہ کپڑا جسم میں صرف فرض یعنی ستر ڈھانکنے کے لائق ہوتا ہے، بعض تو لنگوٹ باندھ کر کام کرتے ہیں، نیچے بھی پانی ہے، پانی کی جگہ سے کوئلہ ٹوکری میں بھر کے گاڑی میں لادتے ہیں، اس پر اوپر سے پانی مثال سوتوں کے ٹپکتا رہتا ہے، اور گرمی بھی بعض جگہ ایسی ہے کہ پسینہ کثیر ہر وقت جاری رہتا ہے، اسی حالت میں کوئلہ اٹھانا پڑتا ہے اور کان میں کوئی جگہ ایسی نہیں ہے کہ جماعت ہوجاوے اگر کوشش کی جاوے تو مع امام کے چار پانچ پڑھتے ہیں جماعت کے ساتھ، مگر اکثر جگہ گیلی پائی جاتی ہے وہاں پر نماز چھوڑ دینا چاہئے یا کہ نہیں، اور عورت

(۱) اس مکان میں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ ظفیر

(۲) فرض نماز مسجد میں جماعت سے ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے۔

"(والجماعة سنة مؤكدة للرجال) الخ، ولو فاتته ندب طلبها في مسجد آخر إلا المسجد الحرام ونحوه. (الدر المختار على صدر رد المحتار، باب الإمامة، مطلب في تكرار الجماعة: ۵۱۷/۱، ظفير)

ومرد دونوں مل کر کام کرتے ہیں اور دونوں مسلمان ہیں، کس صورت سے نماز پڑھیں۔ کیا حکم فرماتے ہیں اور یہاں پر کام کرنے کا وقت ٨/ بجے صبح سے ٨/ بجے رات تک ہے اور دوسرے وقت ٨/ بجے رات سے ٨/ بجے صبح تک کام ہوتا ہے، دو وقتہ کام ہوتا ہے، یعنی یہ کارخانہ چوبیس گھنٹہ چالو رہتا ہے۔ اتوار کی رخصت ملتی ہے، جو شخص اس ہفتہ دن میں کام پر جاویگا وہ اگلے ہفتہ رات کو کام پر جاوے گا، اول تو وہاں رات اور دن دونوں کی ایک صورت ہے، گھڑی کے ذریعہ سے وقت معلوم ہوتا ہے اور جس جگہ زمین کے اندر جاتے ہیں اس جگہ سے کام کرنے کی جگہ آدھ میل یا آدھ میل سے زیادہ دور جانا پڑتا ہے، بلکہ بعض جگہ ایک میل سے زائد دور جانا پڑتا ہے، اول وقت کو معلوم کرنے کی قلت ہے، دوسرے پانی کی سخت تکلیف ہے اور وہاں پر پانی بہتا رہتا ہے۔ نالی سے مگر اس میں لوگ شبہ اور کراہت کرتے ہیں، کیونکہ وہیں پر لوگ پاخانہ پیشاب کرتے ہیں، اور جگہ جگہ نالی کے سرے پر اکثر غلیظ پایا جاتا ہے، بہت سخت تکلیف ہے، اگر اوپر اٹھ کر نماز پڑھی جاوے تو وقت بہت سا برباد ہو جاتا ہے، اور جو کام ہم لوگ کر کے آتے ہیں وہ کوئی دوسرا لے لے گا، یعنی کوئلہ گرایا ہے، ہم گئے نماز پڑھنے تو دوسرے شخص نے آکر لے لیا، ہماری محنت ضائع ہوگئی اور ہم نماز ہی کے لئے تین دفعہ گئے وقت ختم ہو گیا۔ دوسرے کا وقت آگیا یعنی آٹھ بجے، اب ہم کو کل پھر صبح آٹھ بجے گاڑی ملے گی اور ہم کوئلہ کاٹ کر لائیں گے، ہم لوگ کیا کریں، سخت مجبور ہیں۔

اب حضور بتلادیں کہ یہ لوگ نماز پڑھتے نہیں، اگر کہتے ہیں، تو سوسو اعتراض کرتے ہیں اور حیلہ وحجت کرتے ہیں، اور جو لوگ نماز کے شوقین ہیں وہ پانی کے ناپاک ہونے کے خیال سے اوپر سوکھی مٹی لے جاتے ہیں، اور تیمّم کر کے نماز پڑھتے ہیں، وہ وہ لوگ ہیں جو سرداروں میں سے ہیں، حضور کیا حکم دیتے ہیں کہ وہاں پر تیمّم جائز ہوگا یا کہ نہیں یا کہ اس پانی سے وضو جائز ہوگا، اور جگہ گیلی ہونے کی متعلق کیا حکم ہوتا ہے یا ایسی جگہ نماز چھوڑ دینے کا حکم ہے یا اوپر آ کر قضا پڑھنی چاہیئے، اس لئے ہم نے تفصیل وار لکھا ہے، آدمی جب کھادسے اوپر اٹھتا ہے تو ایک دم کالا بھوت ہو جاتا ہے، اور زمین کے نیچے ایک ہزار یا ڈیڑھ ہزار فٹ نیچے جا کر یہ سب کام ہوتا ہے، بعض جگہ کم ہے پانچ سو یا سات سو فٹ ہے جو حکم ہو وہی کیا جاوے؟

الجواب

جگہ کا گیلا ہونا نماز سے مانع نہیں، گیلی جگہ پر نماز درست ہو جاتی ہے، جب کہ زمین پر پیشانی جم جائے، (١) اور جو پانی اس جگہ نالی سے بہتا ہے؛ وہ پاک ہے۔ جب تک پانی میں غلیظ ونجاست کی بو وغیرہ ظاہر نہ ہو۔ پس جو لوگ

(١) ولو سجد على الحشيش أو التبن أو على القطن أو الطنفسة أو الثلج إن استقرت جبهته وأنفه ويجد حجمه يجوز وإن لم يستقر لا. (الفتاوىٰ الهندية، الفصل الأول فى فرائض الصلاة: ٧٠/١. انيس)

کوئلہ کی کان میں کام کرتے ہیں، ان کو ایسی جگہ جہاں وہ کام کرتے ہیں نماز پڑھنا چاہئے اور وقت کو اور قبلہ کے رخ کو انداز سے معلوم کرنا چاہئے اور نماز کے وقت ستر کو اچھی طرح ڈھانک لینا چاہئے، پھر اگر سہولت ہو تو جماعت سے نماز پڑھیں اور اگر دشواری ہو تو الگ الگ ہی پڑھ لیں اور جب تک بہتے ہوئے پانی میں نجاست کا اثر ظاہر نہ ہو، اس وقت تک اس کو ناپاک سمجھنا غلط ہے اور تیمّم جائز نہیں؛ بلکہ وضو کرنا واجب ہے۔(١) ہٰذا واللہ اعلم

٢٧/رمضان ١٣٤٧ھ۔(امداد الاحکام:٢/٩٥-٩٧)

نجاست پر کپڑا اچھا کر نماز:

سوال: خشک پاخانہ کیسا ہے، خشک پاخانہ پر کپڑا اچھا کر نماز پڑھی جا سکتی ہے یا نہیں؟ جب کہ نماز کی شرطوں میں ایک شرط جائے پاک بھی ہے، جو فرض عین ہے۔ (ممتاز الاسلام)

الجواب ــــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

پاخانہ خشک ہو کر بھی ناپاک ہی رہتا ہے، جب تک اس کی ماہیت نہ بدل جائے (٢) اس پر پاک کپڑا یا بوریا بچھا کر نماز درست ہے اور اس وقت نماز کی جگہ کپڑا یا بوریہ ہے جو پاک ہے، پاخانہ نہیں، لہٰذا نماز کی شرط مفقود نہیں۔(٣)

محمود گنگوہی، مدرسہ مظاہر علوم-٢٤/٢/١٣٥٣ھ۔صحیح:عبداللطیف-٢٤/ربیع ٢/١٣٥٣ھ۔(فتاویٰ محمودیہ:٥/٥١٦)

ناپاک جگہ پر شیشہ بچھا کر نماز پڑھنا:

سوال: کسی ناپاک جگہ پر شیشہ کا تختہ بچھا کر اس پر نماز پڑھ لی تو درست ہے یا نہیں، جبکہ شیشہ کے نیچے کی ناپاکی نظر آتی ہو؟ بینوا توجروا۔

---

(١) وبتغير أحد أوصافه) من لون أوطعم أوريح(ينجس)الكثير ولوجارياً إجماعاً.(الدرالمختار: ١/١٨٥،كتاب الطهارة،باب المياه، سعيدية)

عن أبي أمامة الباهلي قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:إن الماء لاينجسه شيء إلا ما غلب علىٰ ريحه وطعمه ولونه.(سنن ابن ماجة،باب الحياض (ح: ٥٢١) انيس)

(٢) "السرقين إذا أحرق حتى صار رما دًا،فعند محمد يحكم بطهارته،وعليه الفتوى،هكذا في الخلا صة،وكذا العذرة،هكذا في البحر الرائق".(الفتاویٰ الهندية،كتاب الطهارة،البا ب السابع في النجاسة وأحكامها،الفصل الأول في تطهير الأنجاس: ١/٤٤،رشيدية، سعيد)

(٣) "بخلاف غيرمضرب ومبسوط علىٰ نجس إن لم يظهر لون أوريح".(الدرالمختار)

قال في شرح المنية:وكذا الثوب إذا فرش على النجا سة اليابسة،فإن كان رقيقاً يشف ماتحته أوتوجد منه رائحة النجاسة علىٰ تقدير أن لها رائحة لاتجوز الصلاة عليه،وإن كان غليظًا بحيث لايكو ن كذلک،جازت".(رد المحتار، كتاب الصلاة،باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها،قبيل مطلب في المشي في الصلاة: ١/٦٢٦،سعيد)

الجواب ــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

نماز ہوجائے گی۔

قال العلامة ابن عابدين رحمه اللّٰه تعالىٰ:

وفي القنية: لو صلى علىٰ زجاج يصف ماتحته قالوا جميعًا يجوز، آهـ. (رد المحتار، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة: ٣٧٤/١) **فقط واللّٰه تعالىٰ أعلم**

١٧ربیع الاخرے ١٣٩٩ھ۔ (احسن الفتاوىٰ: ٣/٤٠٤)

فرش پر کپڑا بچھائے بغیر نماز پڑھنا:

سوال: فرش پر نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ (مستفتی: عبداللہ، واڑیا کالج پونہ۔ ٩رمضان ١٤٢٥ھ)

الجواب ــــــــــــــــــ

فرش پاک ہو تو کپڑا بچھائے بغیر بھی اس پر نماز پڑھنا جائز ہے۔(١)

" تطهير النجاسة من بدن المصلي وثوبه والمكان الذي يصلي عليه واجب، الخ. (الفتاوىٰ الهندية: ٥٨/١) **واللّٰه أعلم وعمله أتم**

مفتی محمد شاکر خان قاسمی، پونہ۔ (فتاوىٰ شاکر خان: ١١٣/٢-١١٤)

پختہ فرش اگر ناپاک ہوجائے، تو اس پر نماز کا حکم:

سوال: عیدگاہ کا پختہ فرش بنانا جائز ہے یا نہیں؛ جبکہ عیدگاہ کے صحن میں ایسا درخت موجود ہے؛ جو پورے صحن کو احاطہ کئے ہوئے ہے اور تمام سال جانور بیٹ کرتے رہتے ہیں۔ جب فرش ہو جائے گا تو اس کو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ پختہ اینٹ نجاست رقیقہ کو جذب کرتی ہے یا نہیں؟ جو ثواب مسجد کے پختہ فرش کا ہے وہی ثواب عیدگاہ کے فرش کا ہے یا نہیں؟

---

(١) **عن أبي سلمة قال: سألت أبا سعيد الخدري فقال: جاءت سحابة فمطرت حتى سال السقف وكان من جريد النخل فأقيمت الصلاة فرأيت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يسجد في الماء والطين حتى رأيت أثر الطين في جبهته. (الصحيح للبخاري، باب هل يصلي الإمام بمن حضر؟ (ح: ٦٦٩)/ مسند الإمام أحمد، مسند أبي سعيد الخدري (ح: ١١٥٨٠)/ الصحيح لمسلم، باب استحباب صوم ستة أيام من شوال (ح: ١١٦٧)/ السنن الكبرىٰ للنسائي، متى يخرج المعتكف (ح: ٣٣٧٤)/ مسند أبي يعلى الموصلي، من مسند أبي سعيد (ح: ١١٥٨) انيس)**

الجواب ــــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

پختہ فرش بنانا بھی جائز ہے، متولی اور نمازیوں کی جیسی رائے ہو عمل کرلیا جائے۔جن پرند، جانوروں کا گوشت حلال ہے ان کی بیٹ کی وجہ سے فرش نجس نہیں ہوتا۔(١)

پختہ فرش پر رقیق نجاست گر کر جب خشک ہو جائے اور نجاست کا اثر باقی نہ رہے تو وہ فرش نماز کے لیے پاک ہو جائے گا۔(٢) نجاست خشک ہونے کی وجہ سے فرش کو ناپاک نہیں کہا جائے گا۔اگر نجاست کا اثر ظاہر ہو خواہ رقیق یا کثیف تو بغیر پاک کئے وہاں نماز درست نہیں ہوگی۔(٣) مسجد کے پختہ فرش پر جس طرح نماز کا ثواب ہے، اسی طرح عیدگاہ کے پختہ فرش پر بھی ثواب ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ، دارالعلوم دیو بند۔١١/١٠/١٣٨٥ھ۔الجواب صحیح: سید احمد علی سعید، نائب مفتی دارالعلوم دیو بند۔ الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیو بند۔(فتاویٰ محمودیہ:٥١٨/٥)

شطرنجی کا ایک کونہ ناپاک ہے تو دوسرے کونہ پر نماز درست ہے:

سوال: مکان کے دیوان خانے میں فرش (شطرنجی) بچھا رہتا ہے، اس کے ایک کونے پر بچہ نے پیشاب کیا ہو تو دوسرے کونے پر کپڑا بچھا کر نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

صورت مسئولہ میں فرش کے دوسرے پاک کونے پر کپڑا بچھائے یا نہ بچھائے، نماز بلا حرج کے ادا ہو جائے گی۔(٤) فقط واللہ اعلم بالصواب۔(فتاویٰ رحیمیہ:٢٣١/١)

---

(١) (وخرء) كل طير لا يذرق في الهواء كبط أهلي (ودجاج) أما مايذرق فيه، فإن مأكولا فطاهر، الخ. "(قوله: فإن مأكولاً) كحمام عصفور (قوله: فطاهر) وقيل: معفوعنه لو قليلاً لعموم البلوى، والأول أشبه، وهو ظاهر البدائع والخانية. حلية". (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، مبحث في بول الفأرة، الخ: ٣٢٠/١، سعيد)

(٢) "ومنها: الجفاف وزوال الأثر. الأرض تطهر باليبس وذهاب الأثر للصلوٰة...آه". (الفتاویٰ الهندية، الباب السابع في النجاسة وأحكامها: ٤٤/١، رشيدية)

عن أبي جعفر، قال: زكاة الأرض يبسها. (في الرجل يطأ الموضع القذر يطأ بعده ماهو (ح: ٦٢٤)

عن أبي قلابة قال: جفوف الأرض طهورها وصلى الله على محمد وسلم كثيراً. (مصنف عبدالرزاق، باب تزئين المساجد والممر في المسجد (ح: ٥١٤٣) انيس)

(٣) وإزالتها إن كانت مرئيةً بإزالة عينها، وأثرها إن كانت شيئًا يزول أثره، آه. (الفتاویٰ الهندية، الباب السابع في النجاسة وأحكامها: ٤١/١، رشيدية) وكذا في منحة السلوك في شرح تحفة الملوك، فصل في إزالة النجاسة: ٨٠/١. انيس)

(٤) (قوله ومكانه) فلا تمنع النجاسة في طرف البساط ولو صغيرًا في الأصح. (ردالمحتار، باب شروط الصلاة: ٣٧٤/١)

نماز میں قدمین یا رکبتین یا سجدہ کی جگہ ناپاک ہو تو نماز کا حکم:

سوال: اگر نماز میں قدمین یا رکبتین یا سجدہ کی جگہ ناپاک ہے تو نماز ہوگی یا نہیں اور اگر اس پر کوئی باریک یا موٹا کپڑا بچھادیں تو کیا حکم ہے؟

الجواب

اگر قدمین یا سجدہ کی جگہ ناپاک ہے تو نماز درست نہیں ہوگی اور اصح قول کے مطابق رکبتین کی جگہ نجاست ہے تو بھی نماز درست نہ ہوگی، پھر اگر نجاست تر ہے اور کپڑا اتنا موٹا ہے کہ دوتہہ بناسکتے ہیں، نیز نجاست کی تری اوپر کی طرف ظاہر نہیں ہوتی تو نماز کراہت کے ساتھ درست ہے، ورنہ نہیں، اور اگر نجاست خشک ہے تو کپڑا ایسا ہونا چاہئے کہ نجاست نظر نہ آئے تو نماز درست ہے، ورنہ نہیں۔

مراقی الفلاح میں ہے:

أنه يشترط طهارة موضع القدمين فتبطل الصلاة بنجس مانع تحت أحدهما أوبجمعه فيهما تقديرًا في الأصح...ومنها طهارة موضع اليدين والركبتين على الصحيح لافتراض السجود علٰى سبعة أعظم واختاره الفقيه أبو الليث وأنكرماقيل من عدم افتراض طهارة موضعها ولأن رواية جواز الصلاة مع نجاسة موضع الكفين والركبتين شاذة،ومنها طهارة موضع الجبهة على الأصح من الروايتين عن أبي حنيفة وهوقولهما ليتحقق السجود عليها. (مراقي الفلاح: ٨٠، باب شروط الصلاة وأركانها،مكة المكرمة وهكذا في ردالمحتار: ٤٠٤/١،سعيد)

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

ولو كانت النجاسة رطبة فألقى عليها ثوبًا وصلى إن كان ثوبًا يمكن أن يجعل من عرضه ثوبان كالنهالي يجوزعند محمد وإن كان لايمكن لايجوزإن كانت يابسة جازت إذاكان يصلح ساترًا كذا في الخلاصة. (الفتاویٰ الهندية: ٦٢/١ / كذا في البحر الرائق: ٢٦٨/١،كوئٹۃ / وكذا في حاشية الطحطاوي علٰى مراقي الفلاح: ٢٠٨،قديمي) **والله سبحانه تعالٰى أعلم** (فتاویٰ دارالعلوم زکریا: ١١٥/٢-١١٦)

وضو کے پانی کو پونچھ کر رومال کو بوقتِ نماز آگے رکھنا کیسا ہے:

سوال: اگر کوئی آدمی وضو کرے اور اس کے بعد رومال سے اس کو پونچھ لیا اور اس گیلے رومال کو نماز پڑھنے کی حالت میں سامنے رکھا، تو اس طرح نماز کی حالت میں سامنے رکھنا کیسا ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً و مسلماً

وضو کے بعد جس رومال سے منہ ہاتھ وغیرہ پونچھے جاتے ہیں، اس کو بوقتِ نماز اپنے سامنے اس طرح ڈال دیا کہ اس پر سجدہ نہیں ہوتا ہے یا اس پر کھڑا نہیں ہے، تو کوئی حرج نہیں ہے، البتہ اگر اس کو باقاعدہ مصلیٰ کی طرح بچھا کر اس پر نماز ادا کرتا ہے، تو بہتر یہ ہے کہ ایسا نہ کرے۔

الأولٰی أن لایصلی علٰی مندیل الوضوء الذی یمسح به،الخ. (الکلام الجلیل لمولانا عبد الحیی اللکنوی: ٣٦)**فقط و اللّٰہ تعالٰی أعلم** (محمود الفتاویٰ: ١/٤٥٩)

غیر مسلم کے گھر میں فرش پر نماز پڑھنا:

سوال: کسی غیر مسلم کے گھر فرش پر نماز کا ٹائم ہو جانے کی صورت میں نماز ادا کر سکتے ہیں؟ جبکہ دور دور تک کوئی مسجد نہ ہو اور نماز قضا ہو جانے کا ڈر بھی ہو۔

الجواب ــــــــــــــــــــ

زمین خشک ہونے کے بعد نماز کے لیے پاک ہو جاتی ہے، (١) اور جگہ پاک ہو تو وہاں نماز پڑھ سکتے ہیں، اس لیے غیر مسلم کے گھر کے خالی فرش پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور اگر پاک کپڑا بچھا لیا جائے تو اور بھی اچھا ہے۔ (٢)

(آپ کے مسائل اور ان کا حل: ٣/٣٣٧-٣٣٨) ☆

---

(١) **الأرض تطهر بالیبس،إلخ.** (الفتاویٰ الهندیة: ١/٤٤)

(٢) **تطهیر النجاسة واجب من بدن المصلّی وثوبه والمکان الذی یصلّی علیه ، الخ.** (الهدایة : ١/٥٤)

☆ غیر مسلم کے گھر میں گوبر سے لیپی ہوئی جگہ پر نماز پڑھنا:

سوال: میری ملازمت سرکاری ہے، گاؤں گاؤں گھومنا پڑتا ہے، بعض جگہوں پر مسجد یا مسلمانوں کے گھر گوبر سے لیپے ہوئے ہوتے ہیں تو ایسی جگہ پر مصلی بچھا کر نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

گوبر سے لیپی ہوئی خشک جگہ پر پاک کپڑا بچھا کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ جائز ہے نماز صحیح ہو جائے گی۔

قال ابن عابدین عن شرح المنیة:وکذا الثوب إذا فرش علی النجاسة الیابسة فإن کان رقیقًا یشف ماتحته أوتوجد منه رائحة النجاسة علٰی تقدیر أن لها رائحة لایجوز الصلاة علیه وإن کان غلیظًا بحیث لایکون کذلک جازت. (ردالمحتار: ١/٥١٦) (کتاب الصلاة،باب مایفسد الصلاة وما یکره فیها،قبیل مطلب فی المشی فی الصلاة.انیس)**فقط و اللّٰہ أعلم بالصواب** (فتاویٰ رحیمیہ: ١/٢٣٠-٢٣١)

گوبر سے لیپی ہوئی زمین پر نماز:

سوال: اگر کسی مکان میں گوبر مع مٹی کے لیپا گیا ہو، اول گوبر بعد میں مٹی، یا بالعکس یا صرف گوبر، ان صورتوں میں سے کسی صورت میں نماز اس پر ہوسکتی ہے یا نہیں؟ (عبدالرزاق جالندھری، مقیم حجرہ نالہ)

الجواب ــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

اگر اول گوبر سے زمین کو لیپا گیا ہے اور بعد میں مٹی سے اس طرح پر کہ گوبر بالکل چھپ گیا اور اس کی بو وغیرہ کچھ محسوس نہیں ہوتی تو اس پر نماز جائز ہے۔

"هكذا يفهم من الخانية حيث قال فيها: أراد أن يصلي علىٰ أرض عليها نجاسة، فكنسها بالتراب، نظر إن كان التراب قليلاً بحيث لو استشمّه يجد رائحة النجاسة، لايجوز، وإلا فيجوز، انتهٰى". (نفع المفتي: ٦٩)(١)**فقط والله سبحانه وتعالىٰ أعلم**(فتاویٰ محمودیہ: ۵/۵۱۷-۵۱۸)

ناچ گانے والی جگہ پر نماز کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایسی مخصوص جگہ جہاں پر اکثر ناچ گانا ہوتا ہے، اس جگہ پر نماز جنازہ وغیرہ پڑھنا اور پڑھانا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

(المستفتي: منصب دار مقام بولیا تو ال ضلع اٹک.....۲۳/رمضان/۱۴۰۸ھ)

الجواب ــــــــــــــــ

بنابر حدیث تمام روئے زمین پر نماز پڑھنا جائز ہے، (٢) سوائے بعض خاص مقامات کے جن کو حدیث نے مستثنیٰ کیا

---

(١) نفع المفتي والسائل من مجموعة رسائل اللكنوي، نوع منها طهارة المكان: ٨٠، إدارة القرآن والعلوم الإسلامية، كراچی)
قال في المنية: إذا أصابت الأرض بنجاسة، ففرشها بطين أوجص فصلى عليها جاز، ولو فرشها بالتراب ولم يطين إن كان التراب قليلاً بحيث لو استشمّه يجد رائحة النجاسة، لاتجوز، وإلا تجوز. (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة ومايكره فيها، قبيل مطلب في المشي في الصلاة: ١/٦٢٦، سعيد)

(٢) عن حذيفة قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: "فضلنا على الناس بثلاث جعلت صفوفنا كصفوف الملائكة وجعلت لنا الأرض كلها مسجدًا وجعلت تربتها لنا طهورًا إذا لم نجد الماء". (الصحيح لمسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة (ح: ٥٢٢)

(٣) عن ابن عمر قال: "نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أن يصلى في سبعة مواطن: في المزبلة والمجزرة والمقبرة وقاعة الطريق وفي الحمام وفي معاطن الإبل وفوق ظهر بيت الله". (سنن الترمذي، باب ماجاء في كراهية ما يصلى إليه وفيه (ح: ٣٤٦)/ وابن ماجة، باب المواضع التي تكره فيها الصلاة (ح: ٧٤٦)

ہے، (۳) اور یہ مسئولہ جگہ ان میں سے نہیں ہے۔ وھو الموفق (فتاویٰ فریدیہ: ۲۲۳/۲-۲۲۴)

جن چٹائیوں پر رقص کیا گیا ہو، ان پر نماز پڑھنے کا حکم:

سوال: ایک شخص نے مسجد کی چٹائیاں بلا اجازت اٹھا کر قوالی کے لئے فرش بنایا اور ان پر حقہ وسگریٹ نوشی کی گئی اور کھینچا تانی سے ان کو خراب کیا گیا، اب ان چٹائیوں کا مسجد میں استعمال کرنا کیسا ہے؟

(قاری غلام قادر شاہ، جمال ٹاؤن، والٹن روڈ، لاہور)

الجواب

مسجد کی چیز کو مسجد کے علاوہ دوسرے کاموں میں استعمال کرنا خصوصاً ایسے منکرات میں؛ جہاں حقہ اور سگریٹ نوشی بھی ہوتی ہو جرم اور گناہ ہے۔ شریعت میں اس پر ضمان مانقص واجب ہے، اگر چٹائیاں نجس ہو چکی ہوں؛ تو دھونا بھی ضروری ہے، اگر نجس نہ ہوں تو اسی طرح استعمال کر سکتے ہیں، مگر احتیاط دھو لینے میں ہے۔

علامہ ابن الحاج، مدخل: ۱۵۴/۲، میں فرماتے ہیں:

قالت الحنفية: الحصر التي يرقص عليها لايصلى عليها حتى يغسل، آه. (۱) فقط والله أعلم

بندہ محمد عبداللہ غفر اللہ لہ، خادم الافتاء جامعہ خیر المدارس، ملتان۔

الجواب صحیح: خیر محمد عفا اللہ عنہ مہتمم جامعہ ہٰذا۔ یکم محرم ۱۳۶۹ھ۔ (خیر الفتاویٰ: ۲۸۷/۲-۲۸۸)

☆☆☆

---

(۱) المدخل لابن الحاج، توقير السلف المساجد: ۹۹/۳. انيس